صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز بدھ مورخہ 22 دسمبر 2010 بمطابق 15 محرم الحرام 1432 ہجری صبح دس بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، کرامت اللہ خان مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّيْطَٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ۔

إِنَّ اللَّهَ لَعَنَ الْكَافِرِينَ وَأَعَدَّ لَهُمْ سَعِيرًا ○ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ۖ لَا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا ○ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ فِي النَّارِ يَقُولُونَ يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَا ○ وَقَالُوا رَبَّنَا إِنَّا أَطَعْنَا سَادَتَنَا وَكُبَرَاءَنَا فَأَضَلُّونَا السَّبِيلَا ○ رَبَّنَا آتِهِمْ ضِعْفَيْنِ مِنَ الْعَذَابِ وَالْعَنْهُمْ لَعْنًا كَبِيرًا۔

(ترجمہ): بے شک اللہ تعالیٰ نے کافروں کو رحمت سے دور کر رکھا ہے اور ان کیلئے آتش سوزاں تیار کر رکھی ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے نہ کوئی یار پاویں گے اور نہ کوئی مددگار جس روز ان کے چہرے دوزخ میں الٹ پلٹ کئے جاویں گے یوں کہتے ہوں گے کہ اے کاش ہم نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی ہوتی اور ہم نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کی ہوتی اور کہیں گے کہ اے ہمارے رب ہم نے اپنے سرداروں اور اپنے بڑوں کا کہا مانا تھا سو انہوں نے ہم کو سیدھے راستے سے گمراہ کیا تھا اے ہمارے رب ان کو دوہری سزا دیجئے اور ان پر بڑی لعنت کیجئے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں 'کوئسچنز آور' کے بعد۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اسی ایجنڈے سے Related ہے۔

جناب واجد علی خان (وزیر جنگلات): جناب، زمونږ د اسمبلئ یو سابقه رکن ملک حمزه الله خان وفات شوے دے چه د هغوی د پاره دعائے مغفرت اوکړو۔

جناب سپیکر: ځوک جی؟

وزیر جنگلات: ملک حمزه الله خان، سابقه ممبر صوبائی اسمبلی۔

جناب سپیکر: ښه ښه، سابقه ممبر۔ جی مفتی کفایت اللہ صاحب، ملک حمزہ اللہ صاحب کیلئے فاتحہ پڑھیں۔

(اس مرحلہ پر فاتحہ خوانی کی گئی)

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی جدون صاحب، کیا ہے؟ جو کچھ بھی ہے 'کوئسچنز آور' کے بعد اگر آپ لے لیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، یہ کوئسچنز سے ہی Related ہے، اس لئے کہہ رہا ہوں سر۔

جناب سپیکر: اچھا۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: سر، پرابلم یہ ہے کہ ہمیں جو ایجنڈا کل دیا گیا تھا آج کیلئے، اس کے ساتھ کئی کوئسچنز ہوتے ہیں جو کہ نہیں دیئے گئے اور جب صبح ہم آتے ہیں تو پھر ہماری ٹیبل پر وہ ایکسٹرا کوئسچنز رکھے جاتے ہیں، ان کے جوابات رکھے جاتے ہیں سر، اس کیلئے ہم تیاری کس طرح کریں، اس کے اوپر ہم سپلیمنٹری کس طرح لے کر آئیں؟ یہ کوئسچنز جو ہیں سر، یہ اگر آپ ان کی Dates دیکھیں تو یہ جنوری کے مہینے کے دیئے گئے کوئسچنز ہیں جن کے جوابات ڈیپارٹمنٹس گیارہ مہینے کے بعد آج صبح واپس بھیج رہے ہیں۔ اس کا تو یہ مطلب ہوا کہ یہ ڈیپارٹمنٹس سیریس نہیں ہیں، باقی آپ جو سچوئیشن دیکھ رہے ہیں، وہ آپ کے سامنے ہے۔

جناب سپیکر: یہ ڈیپارٹمنٹس کی طرف سے آج صبح Deliver ہوئے ہیں اور پتہ نہیں ڈیپارٹمنٹس کیوں اس کو سیریس نہیں لیتے؟ حالانکہ ان کے متعلق بہت سخت انسٹرکشنز بھی ایشو ہو چکی ہیں، ایڈمنسٹریٹیو سیکرٹریز کو خاص کر کہتا ہوں کہ آج کے بعد سیکرٹریٹ بھی کوئی لیٹ کو کسچن نہ لے، جواب ان کے لیٹ آتے ہیں، ان کے ساتھ ادھر ہاؤس میں ہم پھر نمٹیں گے۔ کوئی بھی کوئسچن جس کا جواب اسی دن آجائے وہ نہ لیا جائے۔ شکریہ۔

نشانزدہ سوالات اور ان کے جوابات

Mr. Speaker: Ji, Zamin Khan Sahib, not present.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: جی؟

جناب عبدالاکبر خان: جی سپلیمنٹری ہے۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب زمین خان تو نہیں ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو کیا ہوا جناب سپیکر؟ یہ ----

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب زمین خان نہیں ہیں اور عبدالاکبر خان ان کے سوال پر سپلیمنٹری کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: بس جی ایک نیا رواج انہوں نے ڈال دیا ہے نا۔

جناب منور خان ایڈوکیٹ: جناب سپیکر، عبدالاکبر خان کو آپ بات کرنے دیتے ہیں اور ہم کو بات کرنے نہیں دیتے۔

جناب عبدالاکبر خان: شاید ان کو پتہ نہیں ہے سر کہ ----

جناب سپیکر: کہ رولز ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: تو میں، اب نہیں کہتا کچھ۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے، رولز میں ہے لیکن کبھی کبھی Overloading کی وجہ سے ہم تھوڑی سی تیزی کر جاتے ہیں ورنہ رولز میں ہے کہ یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہے اور اس پر آپ سپلیمنٹری کر سکتے ہیں۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، اس میں یہ جو لکھا ہے Appointment of officers in Board of Secondary Education Mardan، کیا یہ شخص ابھی تک چیئرمین ہے؟ کیونکہ

جناب سپیکر، آپ اگر دیکھیں تو ان کو Extension دی گئی تھی For further one year, from 04-03-2009 to 03-03-2010 تو مطلب ہے، ابھی تقریباً نو مہینے ہو گئے تو نو مہینوں میں یہ اب کیا ان کو Extension ملی ہے؟ اور اگر Extension نہیں ملی ہے تو کیا کسی اور کو کیا گیا ہے اور اگر کیا گیا ہے تو پھر اس سوال کا جواب غلط نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی جناب----

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب۔

سردار حسین بابک (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: ایک منٹ۔ قلب حسن صاحب۔ آپ بابک صاحب! ایک منٹ ذرا ٹھہر جائیں۔ قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، زما ضمنی کوئسچن دا دے چہ دا پہ ہر یو بورڈ کبنے تاسو اوگورئ، پہ مردان، ایبٹ آباد، کوهاٹ دیکبنے دا ڈپٹی سیکرٹری، ڈپٹی کنٹرولر، اسسٹنٹ سیکرٹری، دا ټول پوسټونه خالی دی۔ هر یو بورڈ کبنے اوگورئ چار چار، پانچ پانچ پوسټونه خالی دی۔ د دے جواب د منسٹر صاحب را کړی چه دوئ به کله دا پوسټونه Fill up کوی؟

مفتی کفایت اللہ: جناب سپیکر!

Mr Speaker: Ji, Mufti Kifayatullah Sahib. Three questins, not more than three; only three questions, ji. Only three supplementaries. Ji Mufti Kifayatullah Sahib.

مفتی کفایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر۔ میری جناب وزیر تعلیم سے گزارش یہ ہے کہ جس طرح انہوں نے انتظامی کیڈر اور تدریسی کیڈر کو الگ کر کے اچھا اقدام کیا ہے، اسی طرح ان بورڈوں کے اندر بھی انتظامی لوگ آجائیں اور تدریسی لوگوں کو وہاں پر منتقل نہ کریں کیونکہ اس سے پراسس پر فرق پڑتا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: جی جناب آنریبل منسٹر ایجوکیشن، سردار بابک صاحب، پہلے عبدالاکبر خان کی---

جناب سردار حسین بابک (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب۔ زما یقین دا دے چه عبدالاکبر خان صاحب سره چه کوم جواب مونږ ورکړے دے، د هغے

کاپی شاید نشته دے۔ مردان کښے دوئ تپوس کړے دے، د بورډ چیرمین هدایت اللہ افغانی صاحب چه په 14-11-2011 باندے هغه چارج اغستے دے۔

جناب عبدالاکبر خان: کیا 2011؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: Sorry، په 14-11-2010 باندے او هدایت اللہ افغانی صاحب۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، میرے ساتھ جو کوئسچن ہے اس میں جو جواب دیا گیا ہے، اس میں لکھا ہے کہ Mr. Fazal e Mehmood Khan, Ex-Director Curriculum & Teacher Education Abbottabad, initial period on contract basis for three years with effect from 04-03-2006 to 03-03-2009, extension for further one year, 04-03-2009 to 03-03-2010، میرے پاس تو سر یہ جواب ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، داسے ده چه دا سوال چه دے دا ډیر زوړ وو او ډیپارټمنټ چه دا جواب Submit کړے وو، په هغه وخت کښے، دا څنګه چه دوئ خبره کوی، هم هغه چیرمین صاحب وو، اوس هدایت اللہ افغانی صاحب هلته کښے راغلے دے او زما یقین دے دا نوے کاپی چه ده دا عبدالاکبر خان صاحب ته نه ده ملاؤ نو زه به خواست کوم چه دا نوے کاپی ورته ورکړئ او زما یقین دے، د جواب نه به مطمئن وی۔

جناب سپیکر: داخیر دے جی، نن دا واخلئ خو نن نه پس خو دا Ban شو چه په دے ورځ باندے به نوے کاپیانے یا زړے کاپیانے یا یو به هم نه راځی، In time به بیا تاسو ته ډیلیوری کیږی جی۔ دا یو کاپی عبدالاکبر خان صاحب ته ورا ورسوئ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: Sorry سپیکر صاحب، مفتی صاحب۔۔۔۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، یوه کاپی مونږ ته هم راکړئ۔

جناب سپیکر: تاسو سره هم نشته دے جی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر، مفتی جانان صاحب چه کوم سوال راپورته کړو، تاسو اوګورئ زمونږ سره بورډ چیئرمین چه دے هغه د Twenty grade آفیسر وی او هغه خو په هغه شکل باندے ممکنه نه ده چه مونږ د هغوی د

پاره انتظام، څنګه چه مونږ په سکول کښے اوکړو چه تدریسی او انتظامی کیډر مونږ جدا کړو۔ چونکه د بورډ چیئرمین چه دے دا Twenty grade وی یا سیکرټری چه دے هغه د Nineteen وی یا ورپسے کنټرولر د Eighteenوی، دغسے لاندے ورپسے راځئ خو بهرحال مونږ د هغے د پاره په ټوله صوبه کښے انټرویوز کړی وو او چه په ټوله صوبه کښے څومره Competent خلق وو، دا مونږ په میرټ باندے په اته واړو بورډونو کښے راوستی دی نو د هغے د پاره انتظام او د تدریس زما یقین دے چه د هغه کیډر جداوالے چه دے، هغه ممکن نه دے، کوم طرف ته چه مفتی صاحب اشاره اوکړه۔

سید قلب حسن: جناب سپیکر صاحب، زما د خبرے ماته جواب ملاؤ نه شو۔

جناب سپیکر: قلب حسن صاحب۔

سید قلب حسن: د ویکنټ پوسټونو په باره کښے ما ضمنی کوئسچن کړے دے، د هغے جواب خو منسټر صاحب ورنه کړو چه دا کوم سیټونه ویکنټ دی، سیکرټری، ډپټی سیکرټری۔۔۔۔

جناب سپیکر: منسټر صاحب! چه کوم سیټونه ویکنټ دی، د هغے تفصیل غواړی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، د بورډونو خو کنټرولنګ اتهارټی چه ده، سی ایم صاحب دے۔ مونږ هغه چه کوم پوسټونه ویکنټ دی، سمری سی ایم صاحب ته لیږلے ده، امید دے انشاءالله چه په څو ورځو کښے هغه ویکنټ پوسټونه به ډک شی۔

جناب سپیکر: تهینک یو۔ دا اوس لږ ایشورنس باندے مونږ لږ زیات زور اچولے دے۔ یو زمونږ خپل د Twenty grade افسر مو د دے انچارج کړو۔ ایشورنس هغه منسټران صاحبان ورکوی چه هغه Within a week time تاسو په هغے دغه کولے شئ۔ One week دغه ایشورنس دغه کوی جی۔ جناب آنریبل ډپټی سپیکر صاحب کوئسچن نمبر؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کوئسچن نمبر 887۔

جناب سپیکر: جی۔

* 887۔ جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ٹیکسٹ بک بورڈ ایک چیئرمین کے زیر نگرانی کام کرتا ہے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ بورڈ کے چیئرمین کا انتخاب مخصوص وقت کیلئے ہوتا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ اپنے ادارے میں بھرتیوں کا مجاز ہے؛

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(I) چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ کب سے تعینات ہے اور کب تک خدمات انجام دیگا، نیز چیئرمین نے گریڈ ایک سے سولہ تک کتنے ملازمین بھرتی کئے ہیں، ان کے نام، گریڈ، ڈومیسائل، اخباری اشتہار اور تمام ریکارڈ کی مکمل تفصیلات فراہم کی جائیں؟

جناب سردار حسین بابک (وزیر تعلیم ابتدائی وثانوی): (الف) جی ہاں، ٹیکسٹ بک بورڈ آرڈیننس 1971 کی شق نمبر 5 کے مطابق چیئرمین بورڈ کا چیف ایگزیکٹیو ہوتا ہے۔

(ب) جی ہاں، مذکورہ آرڈیننس کی شق نمبر (i) (1) 4 کے مطابق چیئرمین کے انتخاب کیلئے طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے:

چیئرمین کا انتخاب حکومت صوبہ سرحد نام یا عہدے کے لحاظ سے چند قیود و شرائط کے ساتھ کرتی ہے۔ موجودہ چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ کی شرائط ملازمت (Terms & Conditions) کے مطابق ان کی تقرری تین سال کیلئے ہوئی ہے۔

(ج) آرڈیننس کے ساتھ ملحقہ جدول 1 (i) کے مطابق چیئرمین گریڈ ایک سے چودہ تک کی بھرتیاں کر سکتا ہے لیکن ان تعیناتیوں کو بورڈ کے آئندہ اجلاس میں پیش کرے گا۔

(د) چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ 5 جون 2008ء تین سال کیلئے مستعار الخدمتی کی بنیاد پر تعینات ہے۔ چیئرمین ٹیکسٹ بک بورڈ کی موجودہ تعیناتی کی مدت 4 جون 2011ء کو ختم ہو جائیگی۔ (تفصیل ایوان میں پیش کی گئی)۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ (ڈپٹی سپیکر): یس سر۔ جناب، آپ کی توجہ میں انکے جواب میں جو انہوں نے رول Quote کیا ہے، "جی ہاں، مذکورہ آرڈیننس کی شق نمبر (i) (1) 4 کے مطابق چیئرمین کے

انتخاب طریقہ کار مندرجہ ذیل ہے۔ Now, the ordinance is attached with these papers،اس آرڈیننس کے سیکشن 4 کے مطابق جو انہوں نے ریفر کیا ہے:

"4 (1) The board shall consist of:

(i) Chairman appointed by Government by name or by designation on such terms and conditions as Government may specify from time to time."

اب انہوں نے جو لیٹر Clip کیا ہے، یہ ہے Dated 06-03-2004، Competent authority is pleased to order settlement of terms and conditions of deputation relating to Dr. Fazl-ur-Rahim Marwat, Associate Professor, (BS-20/21) Pakistan Studies Center University of Peshawar to NWFP, Text Book Board Peshawar as Chairman on the following terms & conditions under the provision of Finance Department letter No. so & so, dated 24-01-2007.اس آرڈیننس کے مطابق میرا سپلیمنٹری کوسچن ہے کہ اس سارے آرڈیننس میں ڈیپوٹیشن کا کوئی لفظ نہیں ہے، وہاں پر اپوائنٹمنٹ ہے، اپوائنٹمنٹ کے Terms and conditions ہیں۔ اب انہوں نے اس کا ڈیپوٹیشن کیا ہے Which is illegal and against this ordinance and unlawful، جب میں نے فنانس سے یہ لیٹر منگوالیا جو میں نے ریفر کر لیا، انہوں نے Base کیا ہے فنانس ڈیپارٹمنٹ کے لیٹر مورخہ 24-01-2007، یہ پہلا سپلیمنٹری کوسچن میرا یہ ہے کہ ان کا یہ ڈیپوٹیشن غلط ہے، Unlawful ہے اور جتنی انہوں نے Activity and Acts کئے ہیں وہ سارے Illegal ہیں، Incompetent ہیں۔ اب انہوں نے جو ریفر کیا Dated 24-01-2007 'Government of NWFP, Finance Department, terms and condition of civil servants, deputed to foreign service' اب یہاں پر لفظ Civil servant، اور جب میں نے رات کو اس کو پڑھ لیا تو اس میں Civil servant, now he is employee of the University of Peshawar and the employee of the University of Peshawar does not fall in the purview of Civil Servant Act under Section 4 of the NWFP Civil Servant Act,1973، یہ سر Applicable نہیں ہے۔ اب یہ سیکرٹری صاحب نے جو کیا ہے، یہ بھی غلط ہے، یہ Applicable ان پر نہیں ہے۔ جب Applicable نہیں ہے کیونکہ وہ ایک Autonomous

bodyکودوسری Autonomous bodyکی طرف لے جارہاہےاور یہ جو پالیسی انہوں نے Frame کی ہے، It is in respect of a civil servant، ان کااس لحاظ سے بھی یہ ڈیپوٹیشن غلط ہے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی سردار حسین۔۔۔۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: ایک منٹ سر، ایک منٹ سر، پلیز۔

جناب سپیکر: اوور ریڈی جی، یو منٹ۔

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: جناب، ان سے میں نے پوچھا ہے کہ آپ نے اپنے دور میں کتنے لوگوں کو بھرتی کیااور کس طرح بھرتی کیا، ایڈورٹائزمنٹ کیا ہے یا نہیں کیا؟ انہوں نے مجھے جو جواب میں لکھا ہے کہ آرڈیننس کے ساتھ منسلکہ جدول کے 11 پیراکے مطابق چیئرمین گریڈ ایک سے چودہ تک کی بھرتیاں کر سکتا ہے لیکن تعیناتی کو بورڈ کے اندر کر سکتا ہے۔اب یہاں پر انہوں نے ایڈمٹ کیااور یہ آرڈیننس میں ہے کہ The chairman has the power to appoint employees from (BS-1) to (BS-14) لیکن Fifteen and above جو ہیں ان کیلئے بورڈ Competent Authority ہے، With the approval the Controlling Authority. Now the question is as to who is the Controlling Authority? Under Section 8 of the Ordinance, the Governor is the Competent Authority or his nominee is the competent authority to approve، اب دیکھیں جناب، انہوں نے جو لسٹ لگائی ہے، اس کے ساتھ یہ 11-02-2009 کا آفس آرڈر ہے، "In line with the Civil Servant Act, 1973"، یہ بھی غلط ہے،

"amended notified vide Regulation No. (E&AAD) 1-13/2005, dated 10-08-2005 and exercise of the powers conferred under clause 5(c) of the Board`s employees service rules, (The NWFP Text Book Board minutes of 406th meeting held on 02-02-2009 on the 8th of No.03) the board approved the selection of the following candidates after test and interview for the post of Account Officer, Accountant, Proof Reader (English) and Junior Clerk in the light of", I would like to draw your attention to No.1: Dost Muhammad Son of Khair Wali, Accounts Officer, (BPS-16), the next one Junaid Alam, son of Raheem Shah, Accountant, (BPS-16) and the one is Humaira Murad, (BPS-15).

اب ان کی یہ Minutes اگر ہم پڑھ لیں تو اس میں کہتے ہیں The Board approved، Board has no power, the Competent Authority, the approval authority is Governor according to Section 8 of the Ordinance the، اب یہاں پہ انہوں نے لکھا ہے The Board approved the selection۔ اب دیکھیں جناب، یہ One، Two، Three، Four، Four، اب یہ Four میں انہوں نے لکھا ہے Board approved the selection، بورڈ کا کیا کام ہے؟ جناب، بورڈ سلیکشن کرے گا اور جب وہ سلیکشن کرے گا تو وہ Seclectees جو ہیں وہ بھیجے گا گورنر صاحب کو اور گورنر صاحب پھر ان کی Approval دیں گے، تو بورڈ ان کی Approval نہیں دیتا بلکہ یہاں تو یہ اپوائنٹمنٹ۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سردار حسین۔۔۔۔۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ:</u> جناب سپیکر، ایک منٹ، ایک منٹ Excuse me Sir, it is very important and that I am saying in public interest۔ یہ Permanently ایسے لوگ ہیں جو بیس اور اکیس گریڈ میں کام کر رہے ہیں اور اس میں مطلب ہے Dishonesty کرتے ہیں ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ اور پھر ایک بورڈ کا وہ چیئرمین ہے، Politics in board وہ کیا کرے، تو اس لئے میں کہتا ہوں It is in the interest of public۔ اب انہوں نے جو تین، دو کو (BS-16) لیا ہے اور ایک کو (BS-15) لیا ہے تو ان کی مطلب Approval نہیں ہے، تو These appointment are illegal and without lawful authority۔ Next جناب، انہوں نے جو Conceal کیا Facts کو، انہوں نے یہاں جو بھیجے ہیں، صرف چھ آدمی کے بھیجے ہیں، اس کے بعد یہ اپوائنٹمنٹس ہیں That is not on the record and these material/facts have been concealed from this august House, amounting to breach of privilege of this House as well as of your honour, my lord.

(تالیاں) جناب یہ دیکھیں، یہ ان کی اپوائنٹمنٹ ہے، 06-04-2010 کی اس کی اپوائنٹمنٹ ہے On recommendation of Selection, Appointment, Promotion Committee after completing all codal formality, Board under the power conferred under Clause 5(c) Text Book Board employee service has been pleased to appoint Mr. Nasir Kamal s/o Sanaullah Khan as Assistant Subject Specialist اب ان کو لیا ہے اور انہوں نے یہ Conceal کر لیا It is not on record، یہ آدمی کون ہے؟ یہ ان کا کوئی رشتہ دار ہے۔ دوسرا ہے ان کی 30-07-2010 کو

اپوائنٹمنٹ کی ہے، یہ ہے محمد ایاز، جناب، پھر جو یہ ہے عمران اینڈ گل احمد تو سر، Please I request to allow me to bring privilege motion against this person because he concealed, he committed offence under Section 3 of the Privilege Act, 1988۔ تو سر، میری یہ گزارش ہے آپ کے سامنے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، تھینک یو۔ پہلے منسٹر صاحب کو سنتے ہیں۔ جی، آنریبل سردار بابک صاحب۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): مهربانی سپیکر صاحب۔ دا زمونږ خوشدل خان صاحب چه کوم طرف ته اشاره کړے ده، دا تاسو اوګورئ سپیکر صاحب چه زمونږ ټیکسټ بک بورډ چیئرمین جی Twenty grade آفیسر وی۔ بیا داسے زمونږ په صوبه کښے هم اته بورډونه دی څنګه چه ما مخکښے ذکر اوکړو چه دغه چیئرمین شپ چه دے Twenty grade وی۔ دا خوشدل خان دا خبرے اوکړے چه دا په هغه ایکټ کښے، لسټ کښے دا بالکل شامله ده دا ډپوټیشن پوسټونه دی، مونږ سره ټیکسټ بک بورډ هم او بیا زمونږ هغه ټول بورډونه هم، او بیا خوشدل خان صاحب هغه ذکر اوکړو چه هلته ټیکسټ بک بورډ کښے کوم نوکرئ شوے دی، کوم خلق نوکران شوی دی، زما په نظر کښے هیڅ داسے څه خبر نه راځی چه په دغه نوکرو کښے خدائے مه کړه میرټ Violate شوے وی یا چه کوم رولز دی، هغه Violate شوی وی خو بیا هم د نوکرو په حواله باندے به زه دا خبره اوکړم که چرے داسے وی، مونږ به د هغے ازاله هم اوکړو، چونکه بار بار دوئ د مروت صاحب خبره اوکړه چه زمونږ په ټیکسټ بک بورډ کښے تاسو اوګورئ جی زما یقین دا دے چه عبدالرحیم مروت صاحب خو زمونږ د دے صوبے په دانشورانو کښے شامل دے او زما یقین دا دے چه دا خو د دے صوبے هم په ریکارډ باندے پرته ده چه لکه هغه ډیر لوئے Intellectual دے، ډیر لوئے رائټر دے، ښه منیجر دے او زما یقین دا دے چه د هغوی انتخاب چه وزیر اعلیٰ صاحب کړے دے، زمونږ حکومت کړے دے په دے نیت باندے ئے کړے دے چه د دے ادارے حالت تاسو اوګورئ، د هغوی نه مخکښے اوګورئ او بیا د هغوی نه پس د ټیکسټ بک بورډ تاسو اوګورئ چه هغه حالت څنګه دے؟ په دے صوبه کښے به داسے وخت هم وو چه نیمے صوبے

ته به کتابونه رسیدلی وو او نیمے صوبے ته به کتابونه نه وو رسیدلی، نن زما یقین دا دے تاسو اوګورئ چه زمونږ د حکومت دریم کال دے ، یوه ضلع خو تاسو اوښائی چه مونږ ته لا د یو سکول نه هم دا شکایت نه دے راغلے چه هلته کتاب نه دے رسیدلے، In timeکتاب هم رسیدلے دے، حکومت هم د هغه د کارکردګئ نه ښه مطمئن دے او زه بخښنه غواړمه زمونږ لږے لږے ګیلے په دے نوکرو باندے ، زه به کوشش کومه انشاءالله چه هغه ګیلے ختمے کړے شی۔

<u>Mr. Khushdil Khan Advocate:</u> Janab Speaker, I am not satisfied from the answer.

<u>جناب سپیکر:</u> دا تاسو که د دوئ دا Statement false ګنړئ کنه نو پریویلج موشن نوټس راکړئ جی چه هغه ایډمټ کړو۔

<u>جناب خوشدل خان:</u> بالکل جی۔ تاسو له سر نوټس درکومه، To suspend the proceedings and allow me to move the privilege motion.

<u>جناب سپیکر:</u> انشاءالله راکړئ جی۔ موشن دغه راکړئ جی، In writing راکړئ جی۔

Muhammad Zamin Khan, honourable Muhammad Zamin Khan, not present. Again Muhammad Zamin Khan, not present. Muhammad Anwar Khan, not present. Sardar Aurangzeb Khan Nalotha, Question No. 906, not present.

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> سر، میرا ایک ضمنی سوال ہے۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی کونسے کوئسچن پہ؟ ان کے تو تین کوئسچنز ہیں۔

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> 890 پر۔

<u>جناب سپیکر:</u> ستاسو پکښے څه شته جی؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے اور ان کے محکمے نے ایک اچھا اقدام کیا ہے، انہوں نے سبجیکٹ سپیشلسٹس کو دفتروں کے انتظام سے ہٹا کر ان کو سکولوں میں بچوں کی بہتری کیلئے بھیجا ہے لیکن اس پر ابھی تک پورے طریقے سے Implement نہیں ہوا۔ ابھی بھی بہت سارے سکول ایسے ہیں جن کے سبجیکٹ سپیشلسٹس اب بھی دفتروں میں بیٹھے ہوئے ہیں تو میں گورنمنٹ سے آپ کے توسط سے

پوچھنا چاہتا ہوں کہ کب تک ان کو سکولوں میں بھیجنے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے اچھا اقدام کیا ہے لیکن وہاں Implement بھی کرائیں نا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، آنریبل ایجوکیشن منسٹر، سردار بابک صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> سپیکر صاحب، جس طرح آنریبل ممبر صاحب نے توجہ دلائی ہے، بالکل اسی طرح ہی تھا، ہماری حکومت کے آتے ہی ہم نے ایک Decision لیا، ڈائریکٹیوز ہم نے ایشو کیں۔ جتنے بھی ہمارے سبجیکٹ سپیشلسٹس تھے، وہ انتظامی پوسٹوں پہ بیٹھے ہوئے ہیں، ہاں وہ تو Applicable تھا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> ہاں، وہ تو Appreciate کر رہے ہیں۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> لیکن میں یہ بتاتا چلوں کہ اس وقت چونکہ ہمارے صوبے میں کافی کمی تھی ہماری کئی سو پوسٹیں خالی تھیں، ماشاءاللہ وہ ساری پوسٹیں جو ہیں وہ ہم نے Fill کر دی ہیں تو پھر یہ ایک Discrimination والا مسئلہ کھڑا ہوا کہ ایس ای ٹی وہاں جا سکتا ہے یا کوئی پرنسپل جا سکتا ہے، اسی لئے ابھی صوبے میں ہمارے سبجیکٹ سپیشلسٹ کے حوالے سے ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے، ہماری جتنی بھی ویکنٹ پوسٹیں تھیں وہ ساری ہم نے Fill کر دی ہیں اور جو ہماری ریکوزیشن ہے، وہ ہم نے آگے پبلک سروس کمیشن کو بھیج دی ہے، لہذا Discrimination کا مسئلہ تھا تو Discrimination سے بچنے کیلئے ہم نے جو ہمارے Competent S.S تھے، ان کو ہم نے بعض عہدوں پہ لگا دیا ہے۔

<u>Mr. Speaker:</u> Okay, ji. Janab Muhammad Anwar Khan Sahib, not present. Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, not present. Again Sardar Aurangzeb Nalotha Sahib, not present. Janab Muhammad Zamin Khan Sahib, not present.

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> سر، میرا سوال نمبر 907 پر ایک سپلیمنٹری ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> 907 میں سپلیمنٹری کوسچن ہے؟

<u>حاجی قلندر خان لودھی:</u> جی جی۔

<u>جناب سپیکر:</u> هغے کښنے جی کیا سپلیمنٹری سوال ہے بتادیں؟

<u>جناب قلندر خان لودھی:</u> سر، اس میں پوچھا گیا ہے کہ یہ پرنسپل اور ہیڈ ماسٹر کب تک یہ لوگ ان سیٹوں پر پہنچ جائیں گے کیونکہ بہت سارے ایسے ہیں جو گریڈ سترہ کے ہیں، جو پرنسپلز اور ہیڈ ماسٹرز لگے ہوئے ہیں، ان کی کیا ذمہ داری ہوتی ہے، اس گریڈ کے جو لوگ جنہیں اٹھارہ گریڈ چاہیئے، پرنسپل یا ہیڈ ماسٹر ابھی کیوں ا

نہیں تعینات کیا جاتا؟ پچھلی گورنمنٹ میں بھی پانچ سال تک ہم یہی شور کرتے رہے اور اب بھی کر رہے ہیں تو اس کو کیوں Implement نہیں کیا جاتا ہے اور اس میں قباحت کیا ہے؟

جناب سپیکر: جی آنریبل عبدالاکبر خان صاحب۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر، منسٹر صاحب نے کہا کہ ہائی سکول میں گریڈ سترہ کے ہیڈ ماسٹرز لگے ہوئے ہیں وہاں پر گریڈ سترہ کے سبجیکٹ سپیشلسٹس ہیں اور گریڈ سترہ کے ایس ای ٹیز بھی ہیں تو وہ ایک دوسرے کی بات نہیں مانتے، ہم نے دو تین دفعہ اس اسمبلی میں بھی یہ پوائنٹ Raise کیا اور منسٹر صاحب نے کہا کہ Within days ہم سٹرکچر اناؤنس کرنا چاہتے ہیں لیکن آج اخبار میں دیکھا کہ وہ لاء ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ معاملہ لٹک گیا ہے۔ اب جناب سپیکر، جب تک یہ سروس سٹرکچر نہ ہو گا، جب تک گریڈ 17، 18 کی پوسٹوں پر، گریڈ 19 کی پوسٹوں پر وہاں سکولوں میں کام کر رہے ہیں تو کیسے وہاں پر ان کی Efficiency صحیح ہو گی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل سردار بابک صاحب۔

وزیر تعلیم: بالکل جی۔ سپیکر صاحب، عبدالاکبر خان صاحب چہ څنګه خبره اوکړه، سروس سټرکچر چه دے، دا مونږه اعلان کړے هم دے او دا مونږ Format کړے هم دے۔ زه به جی تاسو ته هم دا ګزارش کوم چه لاء ډيپارټمنټ ته کم از کم تاسو نن، زه به دا اوو ايمه چه هغه بادشاهي آرډر ورته نن اوکړئ چه کم از کم د ډير وخت نه هغه کيس هغوی پينډنګ ساتلے دے او دا ډيره ټهيک ټهاک خبره ده چه دوئ ئے کوی چه هغه زمونږ په پارټ باندے مونږ خپل کار کړے دے۔ اوس لاء ډيپارټمنټ ته د Vet د پاره مونږ ليږلے وو، يو ځل ئے رااوليږلو، بيا مونږ ورته هغه Observation چه څه وو هغه ورکړل، که تاسو دا مهرباني اوکړه او هغوی ته مو اووئيل او دغه کيس ئے زر کړو، دا به په ډيره اسانه شي جی۔

جناب سپیکر: هغه يو سيکرټری پکښے لږه ګزاره کوله نو هغه هم تاسو بل پوسټ ته واړولو نو۔۔۔۔۔

جناب عبدالاکبر خان: جی دا د دنيا پوستونه به۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لاء ڈیپارٹمنٹ کوہدایت کی جاتی ہے کہ Within one week یہ جوایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کی Requirement ہے، یہ پوری کرے اور اسمبلی کو بھی اپنی رپورٹ پیش کرے Within one week

Thank you. Muhammad Zamin Khan Sahib, not present.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، یو سپلیمنٹری کوئسچن دے۔

جناب سپیکر: جی دا خو دیکبنے ، Reply not received بابک صاحب دا ولے ، دا څه شے دے ؟ Reply not received، Question admitted۔

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): سپیکر صاحب! دا جوابونه راغلی دی جی، دا جوابونه راغلی دی۔

Mr. Speaker: This is bad; this is bad practice. دا گوره سحر راغلل۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا بعضے بعضے سوال داسے وی، زه لږ غوندے عرض اوکړم سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: بس جی دا خو مخکبنے هم انسټرکشنز Issue شول، دا به بیا سحر کبنے بالکل نه حاصلیږی، Minimum days شومره مخکبنے پکار دی چه ممبرز ته اورسی، Three to four days۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی په هغے باندے ډیره خرچه راځی۔

جناب سپیکر: جی، د رولز مطابق ډیپارټمنټ ته پکار دهTen days کبنے Reply ورکول پکار وی، تاسو ته مونږ Fifteen days درکړی وو۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! که زه یو گزارش اوکړمه۔

جناب سپیکر: او د Sitting نه Minimum دوه ورځے خو کم از کم مخکبنے چه راشی۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! که ما ته موقع راکوئ نو زه یو گزارش اوکړم۔

جناب سپیکر: جی بسم اللہ، جی بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، بعضے جواب داسے وی چہ پہ هغے باندے ډیرہ زیاتہ خرچہ راځی او ډیر غټ Documentation وی۔

جناب سپیکر: هغه خو مونږ آپشن تاسو تہ پریښودے دے چہ هغه صرف موؤر د پارہ او چیئر لہ او د منسټر صاحب لہ او۔۔۔۔۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: صحیح شوہ جی، صحیح شوہ جی، مهربانی۔

جناب سپیکر: دا یو آپشن تاسو سرہ شتہ، هغه خو مونږ تاسو لہ Relaxation د رکړو چہ کوم باندے ډیرہ خرچہ راځی نو زمونږ هم غریب حکومت دے، مونږ هم دا نہ غواړو چہ فالتو خرچہ اوشی۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں صاحب! تہ چہ لیټ راشے نو د ایوان هغه دغه کم وی نو لږ پہ وخت راځه۔ دا محمد زمین خان صاحب Again، سوال نمبر 915۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زما۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Sorry, sorry. Saqibullah Khan Sahib, sorry ji.

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیرہ مهربانی سر۔ سوال نمبر 915 کښے سر زما زمین خان صاحب دغه دے جی، زما پکښے سپلیمنټری کوئسچن دے جی۔ دا جی زمین خان صاحب خو خپل پی ایف 96پورے دا شے Limit کړے دے خو دا پہ هر یو کښے، زمونږ پہ حلقے پی ایف 11 کښے هم دوہ سکولونہ داسے وو چہ هغه پچاس، ساٹھ سال نہ د هغے بلډنگز وو او هغه پریوځی لګیا دی، هغه پہ پائپ لائن کښے دی چہ کلہ هم مونږ تپوس اوکړو، ډیپارټمنټ وائی چہ یرہ یا د چیف منسټر صاحب سیکرټریټ کښے دی یا ایجوکیشن ډیپارټمنټ کښے نو زما ریکویسټ دا دے چہ دا بہ کلہ پہ دے باندے عملی کار کیږی؟ دویم هم دغه سرہ Relevant مونږ تہ دا هم پتہ لګیدلے وہ چہ فیډرل ګورنمنټ بہ زر سکولونہ ورکوی، چہ چرتہ دا سکولونہ بوسیدہ شوی دی، چرتہ چہ Over crowded شوی دی چہ د هغے بہ مونږ Compensation د پارہ بحث کوؤ، سر، د هغے پتہ نہ لګی نو زہ منسټر صاحب تہ دا درخواست کوم چہ د هغے بہ څه کیږی؟

جناب سپیکر: جی آنریبل منسټر صاحب، څه شتہ د معزز رکن؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا ثاقب اللہ خان چہ کومہ خبرہ اوکړه۔

جناب سپیکر: اودریږه۔ جی تاسو لږ کښینئ، One by one۔ جی جدون صاحب۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: اس میں میں منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہ رہا ہوں کہ جن سکولوں کا 'ایرا' کے تحت بننا تھا کیونکہ 'ایرا' کے فنڈز تو ابھی تقریباً Withdraw ہی ہو گئے ہیں اور ان کا کام بھی بند ہو گیا ہے، کیا حکومت ان سکولوں کیلئے بھی پیسہ فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

جناب سپیکر: ان سکولوں کیلئے۔ جی اسرار اللہ خان گنڈاپور صاحب۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: تھینک یو، سر۔ میرا جو ضمنی سوال ہے، وہ 908 میں ہے، آپ کی اجازت سے منسٹر صاحب اسکا جواب دے دیں۔ یہ جو انہوں نے Criteria رکھا ہے، مینجمنٹ کیڈر کا، اسکے حوالے سے جو ڈائریکٹر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ہے، اس کیلئے Initial requirements میں نہ Age limit کا پتہ ہے اور نہ اس کیلئے Minimum qualification کا تو Kindly اس پہ ہمیں بتادیں کہ ڈی ای اوز اور ای ڈی اوز اور ڈپٹی ڈی ای اوز، سب کیلئے Criteria ہے لیکن یہ ڈائریکٹر کیلئے کیا Criteria انہوں نے رکھا ہے؟

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Education, please.

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، تاسو اوګورئ ډائریکٹر چہ دے 20 ګریډ دے، زما یقین دا دے چہ اسرار خان خو پہ دے باندے بنہ پوهہ دے چہ دغہ 20 ګریډ تہ چہ He یا She هغوی وراورسی، بیا د هغوی د Age limit څنګہ کیښنودے شو چہ دا خو Initial appointment نہ دے چہ زمونږ د هغے د پارہ څہ Criteria کیږدو، باقی ای ډی اوز دی-----

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: جناب سپیکر صاحب، جو ہمارے پاس مواد پہنچا ہے-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ای ډی اوز شو یا ډی ای اوز شو څنګہ چہ مونږ اوس کیډر جدا کړے دے، د هغے د پارہ Specific criteria وہ، بهرحال کہ هغوی سوال Submit کړے وے، مونږ بہ هغہ Criteria دوئ تہ راوړے وہ۔

جناب سپیکر: دا دیکښنے څہ وائی، ستاسو اسرار خان څہ کوئسچن دے؟

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: سر، یہ جو میرے پاس نوٹیفیکیشن ہے-----

جناب سپیکر: نہیں، وہ یہ دوسرے آچکے ہیں ناابھی غلطی سے۔۔۔۔۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: نہیں سر، یہ دوسرا ہے۔ یہ دوسرا ہی ہے لیکن انہوں نے جو نوٹیفیکیشن ایشو کیا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: 908 میں، ابھی جو کوئسچن کا جواب آیا ہے، اسے بابک صاحب پڑھیں، اس کی کاپی ذرا سردار صاحب کو دے دیں۔

جناب اسرار اللہ گنڈاپور: جی سر۔ یہ اگر اس میں دیکھا جائے، یہ ڈائریکٹر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اسرار اللہ خان کو ایک کاپی دے دیں۔

جناب اسرار اللہ خان گنڈاپور: اس میں سر، Minimum qualification کا جو کالم میرے سامنے بنا ہوا ہے بالکل فارغ ہے، Age limit جو ہے، وہ بھی فارغ ہے۔ Method of recruitments جو ہے، اس میں انہوں نے Criteria دیا ہوا ہے تو میں ان سے یہ پوچھنا چاہتا تھا، کیا اس کیلئے انہوں نے کوئی Criteria devise نہیں کیا؟

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، دا ځلے چه کومه Criteria هغه ورکړے ده، دا تاسو اوګورئ جی، د ډائریکټر پوسټ د ټولے صوبے ډائریکټریټ چلوی، زما یقین دا دے چه کومه Criteria ده، هغه بالکل واضحه ده۔ بیا دوئ د عمر خبره کړے ده نو 20 ګریډ ته چه کوم انسان اورسی بیا د هغوی د عمر اندازه تاسو پخپله کوئ، دا خو څه Initial recruitment نه دے، د 20 ګریډ پوسټ دے او د هغے پوسټ د پاره چه کومه Criteria ده، هغه بالکل واضحه ده۔ دلته ثاقب الله خان چه کومه خبره اوکړه، دا ډیره اهمه خبره ده۔ سپیکر صاحب، ستاسو لږه توجه غواړو، تاسو اوګورئ جی دلته په دے اسمبلئ کښے په بجټ کښے هغه ایک هزار سکولونو زمونږ د دے صوبے د پاره چه صدر صاحب مونږ سره وعده کړے وه، هغه اناؤنس کړی وو، تر اوسه پورے هغه سکولونه چه هغه زمونږه صوبے ته رانغلل، باوجود د دے نه چه زمونږ په دے صوبه کښے ترهه ګرئ په وجه باندے یا د سیلاب په وجه باندے زمونږ تعلیمی نظام ته ډیر زیات نقصان رسیدلے دے، بالکل زه د دے خبرے ملګرتیا کومه او پکار دا ده چه زما مشران

او د هاؤس ملګری هم مرکزی حکومت ته مونږ هغه یاد ګیرنه ورکړو چه هغه کوم د ایک هزار سکولونو مونږ سره وعده کړے ده، تر اوسه پورے هغه سکولونه مونږه ته رانغلل۔ سپیکر صاحب، دا خو یوه خبره او زه به دے خبرے سره ضمنی بله خبره اوکړمه، ترڅو پورے سپیکر صاحب چه دا اوس بیرونی دنیا مونږ له چه کومے پیسے راکوی، زما به دا هم هاؤس ته ګزارش وی چه که دا ECNEC دے، که CDWP ده، که دا EAD دے، پکار دا ده چه په هغے کښے مونږ ته رکاوټونه نه اچوی۔ زه تاسو له مثال درکولے شم چه په تیر وخت کښے، په تیرو ورځو کښے Norwegian government مونږ سره Commitment کړے وو مونږ ته به ئے پیسے راکولے، بیا شکریه ادا کومه د میاں صاحب چه هغوی رابطه اوکړه، هلته کښے فیډرل کښے او سی ایم صاحب هم رابطه اوکړه نو هغه پچاس کروړ روپئ چه وے، هغه مونږ ته ملاؤ شوے۔ بهرحال سپیکر صاحب، په دے باندے خبره کول پکار دی چه هغه ایک هزار سکولونه او بله دا چه بیرونی دنیا مونږ له کومے پیسے راکوی چه د مرکزی حکومت هغه ادارے چه دی، چه هغوی پکښے رکاوټونه نه اچوی او زمونږ دے ضرورت ته او دے مصیبت ته اوګوری او مونږ سره ملګرتیا اوکړی۔

<u>جناب سپیکر:</u> دا ټهیک وایئ چه مرکزی ګورنمنټ کښے خپل شے د Pursue کړے نه وی نو راتګ ډیر ممکن نه وی، اوس خو دا ایجوکیشن ټوټل مونږ ته رانغے، په دے 18th amendment کښے، ما وئیل که دے ته لږ Priority ورکړئ چه دا ترے اول مونږه۔۔۔۔

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> میاں صاحب! اودریږه دوئ لږ واورو۔ جی، ثاقب اللّٰہ خان۔

<u>جناب ثاقب اللّٰہ خان چمکنی:</u> ډیر مهربانی۔ جناب سپیکر صاحب، زه شکریه اداکوم د منسټر صاحب چه یو جواب ئے راکړو جی، بل ئے رانه کړو۔ هغه یو جواب زمونږ دا وو چه دا کوم بوسیده سکولونه وی، دا چه پریوځی لګیا دی، هغه پائپ لائن کښے اوس هم دی، ډیپارټمنټ وائی، د زمین خان صاحب چه کومه حلقه ده هغه خو هغوی وئیلے وو خو زمونږ په حلقه، نورو حلقو کښے، اوس زما Eleven کښے کوز ارمړ او ښوکنو کښے چه د پچاس، ساټھ سال زاړه بلډنګونه دی او

پریوځی لګیا دی، ماشومان بهر دی، بهر هغوی سبق وائی خو چه باران ژړئ شی، هغه بیا مونږ ته مسئله کوی چه د هغے څه Status دے؟ دویم سر، زه به دا وایمه که فرض کړه دا پرابلم دے، د ایک هزار چه فیډرل ګورنمنټ نه راځی نو یو جوائنټ ریزولیوشن د دے ځائے نه موږ شی چه هغه ته یادهانی اوشی کنه جی، او بیا دا مشران Pick up کړی هغه ځائے۔

جناب سپیکر: جی یو خو دا وو، یو د هغوی مرکز چه کوم، 'ایرا' اور 'پیرا' سے جو سکولز نہیں ہو رہے تھے، ان کے متعلق کیا وہ ہے؟ سردار بابک صاحب، یہ عنایت اللہ جدون صاحب کا بھی کوسچن تھا کہ ادھر سے تو مرکز سے بند ہو گئے ہیں، اب ادھر سے کوئی آسرا ہے کہ نہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: داسے ده جی، ثاقب خان د Reconstruction خبره کوی، مونږه سره As such په خپل اے ډی پی کښے Reconstruction scheme نشته، زه به انشا ءاللّٰه کوشش هم کومه او سی ایم صاحب ته به هم ریکویسټ کوم چه دا په راروان، زمونږ چه کوم کال دے په دیکښے مونږ Reconstruction یو سکیم واچوؤ نو دغه مسئله به حل شی۔

جناب سپیکر: او د دوئ متعلق، د 'ایرا' او د هغوی متعلق څه دی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، یہ 'ایرا' اور 'پیرا' والا جو مسئلہ ہے، یہ تو میں ماضی کی حکومت کو Blame نہیں کرونگا لیکن میرے خیال میں میں یہ کہونگا کہ ان لوگوں کی Mismanagement کی وجہ سے مسئلہ اتنا گھمبیر ہو چکا ہے کہ ہم Time to time ایرا اور پیرا سے میٹنگز بھی کر رہے ہیں اور میں نہیں سمجھتا، میں Assure نہیں کر سکتا، کم از کم وہ مسئلہ یہ ہے کہ اس وقت کی صوبائی حکومت کو چاہیئے یہ تھا کہ ابھی جس طرح میں مثال دے سکتا ہوں کہ ملاکنڈ ڈویژن میں جتنے ہمارے سکولز تباہ ہو گئے ہیں تو ہمارا پی ڈی ایم اے اور ہمارا پارسایہ سارا کچھ، ہم پلان بھی کرتے ہیں، پی سی ون بھی Submit کرتے ہیں، پلس ہم انکو پاس بھی کرتے ہیں، المیہ یہ رہا کہ ایم ایم اے Sorry to say ایم ایم اے کی حکومت میں وہ جو مسئلہ تھا، اس وقت ان لوگوں نے چپ کی سادھ لی تھی اور ایرا اور پیرا کو وہ مسئلہ دے دیا تھا، بہر حال انشاء اللہ ہم In the coming، ممبر صاحب کو بھی میں ریکویسٹ کرونگا، انشاء اللہ انکے ساتھ ہم میٹنگ Arrange کریں گے اور اسکو Pursue کر لیتے ہیں۔

جناب سپیکر: ثاقب اللّٰه خان صاحب! ولے تسلی مو اونه شوه؟۔۔۔۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زہ لږ وضاحت کول غواړمه چه زمونږ دا سکولونه چه وو، دا خاصکر دوه، دا په زوړ اے ډی پی Reconstruction کښے د دے Nomination، سلیکشن شوے وو، دا بیا د دے هرڅه شوی وو، بیاOn going سکیمونو کښے وو جی، پائپ لائن کښے دی سر۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی بابک صاحب، که په Reconstruction کښے وو نو بیا ولے جوړیږی ؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جناب سپیکر صاحب، که اے ډی پی سکیم وو او مطلب دا دے چه هغه دغه شوے دے ، بالکل زه ورته ایشورنس ورکوم خو دا سے خو جی کیدے نه شی چه په اے ډی پی کښے یو سکیم Reflect شی، هغه On going ته راشی، زما یقین نه شی خو بهرحال بیا هم که اے ډی پی سکیم وی نو انشاءالله مونږ به ورته فنډ ورکړو۔

Mr. Speaker: Thank you, ji.

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب، میں پوائنٹ آف آرڈرRaise نہیں کرتا لیکن ایک اہم مسئلے کی طرف آپکی اوراس ہاؤس کی توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ یہاں پر کئی بار کہتے ہیں کہ یہ منسٹریز ابھی تک صوبے کے پاس نہیں آئی ہیں تواس لئے صوبہ اس پر کچھ نہیں کر سکتا، جب18th Amendment پاس ہو گئی اور کنکرنٹ لسٹ Abolish ہو گئی تو جناب سپیکر، آپکی توجہ آرٹیکل 142 کی طرف دلانا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: راکړه، دا څه وائی، راکړه آرټیکل 142؟

جناب عبدالاکبر خان: سر، ہاں جی۔ اس میں آپ (a) دیکھیں: "[Majlis-e-Shoora (Parliament)] shall have exclusive power to make laws with respect to any matter in the Federal legislative List" اس میں ہمارا کوئی اختیار نہیں ہے، وہ Hundred percent ان کا ہے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انکا ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: پھر جب (b) پہ آجاتے ہیں: "[Majlis-e-Shoora (Parliament)], and a Provincial Assembly shall have power to make

laws with respect to criminal law, crininal procedure and evidence”۔ جناب سپیکر، پھر اس میں (c) پہ آجائیں: “Subject to paragraph (b) a Provincial Assembly shall, and [Majlis-e-Shoora (Parliament)] shall not, have power to make laws with respect to any matter not enumerated in the Federal Legislative List.” ۔اب جناب سپیکر، جس دن کنکرنٹ لسٹ ختم ہوگئی، فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ لے لی گئی تو فیڈرل لیجسلیٹیو لسٹ میں جو چیزیں ہیں، وہ مرکز کے پاس منتقل ہوگئیں لیکن کنکرنٹ لسٹ جیسے ہی Abolish ہوگئی تو 42(c) کے تحت وہ سارا اختیار صوبے کے پاس آگیا۔ اب جناب سپیکر، Function کا آپ کہہ سکتے ہیں کہ جی By phases وہ منسٹریز Devolve کر رہے ہیں اور انکے جو سروسز ہیں، انکے جو Assets ہیں، وہ کر رہے ہیں لیکن As far as power is concerned، پاور اس وقت مجلس شوریٰ کے پاس نہیں ہے، وہ ان چیزوں کے متعلق جو کنکرنٹ لسٹ ختم ہونے کے بعد صوبوں کو ٹرانسفر ہوگئیں، وہ وہاں لیجسلیشن نہیں کر سکتے۔ یہ صاف لکھا ہے کہ Provincial Assembly shall and Majlis-e-Shoora shall not، مطلب ہے کہ وہ چیزیں جو صوبے کے پاس آگئی ہیں، کنکرنٹ لسٹ کے Abolition کے بعد اس پر مجلس شوریٰ کوئی لیجسلیشن نہیں کر سکتی وہ Hundred percent صوبے کی ہیں، ہاں فنکشنز کی بات ہے وہ فیزز میں ہونگے کہ وہ انکے جو سروسز ہیں، انکے جو Assets ہیں، انکے جو کام ہیں لیکن ابھی تو وہ اس بات کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> نہیں، آپکی بات صحیح ہے، اسکو ہم Loose لے رہے ہیں لیکن یہ ہماری اسمیں آچکی ہیں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> اب ایجوکیشن Hundred percent پراونس کے پاس آگئی ہے، اب پراونس کے پاس آگئی ہے، ہاں فنکشنز، اگر انکا کوئی نوکر ہے، انکے جو آدمی ہیں، وہ آتے ہیں تو وہ الگ بات ہے لیکن اب آپ کے پاس پورا اختیار ہے کہ آپ جو بھی لیجسلیشن کرنا چاہیں، آپ کر سکتے ہیں۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی، میاں صاحب پکښے څه وائی؟

<u>میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات):</u> سپیکر صاحب، زه پکښے ډیره د غرض خبره کومه۔ د Oversight کمیټئ چیئرمین زه یمه جی، نو چه دا څومره مسئله ده، دا د هغے سره تړلے ده۔ د ټولو نه اول جی دا بالکل عبدالاکبر صاحب بیخی ټهیک وائی او عمل پرے څکه نه کیږی، رکاوټ پکښے د مرکز هغه وزیران دی چه د چا وزارتونه ختمیږی۔

جناب سپیکر: ختمیږی؟

وزیر اطلاعات: او په هغے کښے دومره مطلب دے، داسے Remarks ورکوی، مونږ له نه دی پکار چه د هغے په دے طریقه جواب ورکړو خو داسے طریقه خپلول چه هغوی د خپل وزارت د بچ کیدو د پاره، خاصکر د ایجوکیشن په حواله زه خبره کوم چه پرون مرکزی ایجوکیشن وزیر دا بیان ورکړو چه دا اختیار خو صوبو له بالکل مه ورکوئ چه خیبر پختونخوا والا خو به اوس په پښتو کښے خلقو ته سبق ښائی، دا خو بیخی د راتلونکی وخت د پاره ډیر خطرناک دی، دا ئے داسے غلط ریمارکس ورکړی دی چه ډیرے خبرے ئے نورے هم کړے دی خو د دے مطلب دا دے چه د دے مذمت هم کوؤ او دا فیصله شوے ده، آئین کښے یو ځل ترمیم اوشو-----

جناب سپیکر: دا پکښے ښکاره دے کنه جی۔

وزیر اطلاعات: نو مرکزی وزیر سره دا اختیار نشته دے چه په دے ریمارکس ورکړی-----

جناب سپیکر: داسے ده کنه۔

وزیر اطلاعات: دا ریمارکس ئے چه ورکړی دی، دا غیر آئینی دی۔

جناب سپیکر: دا دوئ نه هم پاتے ده کنه۔

وزیر اطلاعات: سپیکر صاحب، زه دا په ریکارډ راوستل غواړم چه زمونږ اسمبلئ، قومی اسمبلئ ډیره یوه تاریخی فیصله کړے ده-----

جناب سپیکر: او جی۔

وزیر اطلاعات: که د یو سړی د ذاتی وزارت د پاره خبره وی او هغه د آئین Violation کوی، دا په هیڅ قیمت نه دے پکار او دا خبره کول، زمونږ خیبر پختونخوا چه د ژبو، د مورنئ ژبو د تعلیم په حواله کومه فیصله کړے ده، دا په شپیتو کالو کښے چا نه وه کړے۔ سپیکر صاحب، زه دا ستاسو به یو منت وخت په دے اخلم چه دا دوئ متنازعه کول غواړی او پنجاب زمونږ نه هغه فارموله غوښتے ده چه تاسو په کومه فارموله کړے ده ځکه چه شپیته کاله پس مونږ یو

مسئله حل کړه چه په مورنئ ژبه کښے تعلیم پکار دے او ټول پرے رضا دی او په دغه کیمټئ کښے زمونږ د صوبے تقریباً د هر طرف ملگری موجود وو او مونږه په دیکښے-----

جناب سپیکر: دا میاں صاحب! ستاسو خبره ټهیک ده، دغه سبجیکټ په خپل ځائے دے خو دے وخت کښے لیجسلیشن یا دا ایجوکیشن Taking over دا سے کمزوری ده نو دے وخت کښے زمونږ په Part باندے راځی۔

وزیر اطلاعات: زه جی بخښنه غواړمه-----

جناب سپیکر: پکار ده چه مونږ پرے مخکښے روان شو۔

وزیر اطلاعات: بخښنه غواړم، زه ستاسو په وساطت هغوی ته آواز رسول غواړم، دا کاراوشو، د هغوی د خبرو نه باوجود چه نن زمونږ په هغے میټنگ دے او ایجوکیشن مونږ د مرکز نه Full fledge دیخوا راواړولو، هغه د هغه ریمارکس ته پاتے نه دے خو دا خبره ناجائزه ده چه زمونږ صوبه کښے د مورنئ ژبو کښے تعلیم ورکړے کیږی، مقامی ژبو کښے، تر اوسه پورے د هندکو نصاب نه وو، مونږ به ئے جوړوؤ، د کوهستانئ ژبے نصاب نه وو، مونږ به ئے جوړوؤ، د چترالئ ژبے نصاب نه وو، مونږ به ئے جوړوؤ، دلته یو د پښتو نصاب شته دے د اردو او د انگلش نه علاوه او د نورو ژبو نشته چه کومه کومه ژبه زمونږه په دے صوبه کښے وئیلے کیږی، د ټولو نصاب به جوړوؤ، چه چا کوم کار نه وو کړے هغه مونږ کړے دے، لهذا دا خبره په دے بنیاد ما کول غوښتل چه پرون د هغه ریمارکس راغلی وو، زه د پریس ملگرو ته خواست کوم چه په دے خبره کښے مونږ سپورټ کړی او چه کوم مرکزی وزیران د آئین خلاف ورزی کوی، د هغے نوټس د اسمبلی هم واخلی او دوئ د هم واخلی او مونږ د هغوی د دے ریمارکس مذمت کوؤ۔

جناب عبدالاکبر خان: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: عبدالاکبر خان! ستاسو د دے خبرے په دغه کښے دے 18th Amendment کښے زه 6th نمبر دغه وایمه: "270AA (6) Notwithstanding omission of the Concurrent Legislative list by the Constitution

(Eighteenth Amendment) Act, 2010, all laws, with respect to any of the matters enumerated in the said list (including Ordinances, Orders, rules, bye-laws, regulations and notifications and other legal instruments having the force of law) in force in Pakistan or any part thereof, or having extra-territorial operation, immediately before the commencement of the Constitution (Eighteenth Amendment) Act 2010, shall continue to remain in force until altered, repealed or amended by the competent authority." And competent authority is this Assembly and this government. تو اب اپنی کمزوریاں ہم ہر کسی کے گلے میں نہیں ڈال سکتے، یہ اب ہمارا کام ہے کہ ہم اس کو آگے بڑھائیں۔

جناب عبدالاکبر خان: سر، اس میں ایک بات ہے کہ اس اسمبلی کی تاریخ گواہ ہے، یا جو دوسری اسمبلیاں ہیں، ان کی تاریخ گواہ ہے، ان کی سیاسی جماعتوں کی تاریخ گواہ ہے کہ انہوں نے Provincial rights کیلئے جدوجہد کی، انہوں نے ان کیلئے قربانی دی، اب ایک موقع آیا ہے کہ وہ Provincial rights آپ کو اس 18th amendment میں مل گئے ہیں، اب جو فیڈرل والے جس طرح میاں صاحب کہتے ہیں کہ لیت ولعل سے کام لے رہے ہیں، وہ ڈرامے کر رہے ہیں اور جناب سپیکر، 30 جون ڈیڈ لائن ہے، 30 جون 2011 اس کی ڈیڈ لائن ہے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مجھے پتہ ہے۔

جناب عبدالاکبر خان: اب چھ مہینے آپ کے پاس رہ گئے ہیں، اب اگر چھ مہینے تک وہ لیت ولعل کرتے رہے اور چھ مہینے تک آپ نے اس کیلئے کچھ نہیں کیا ہے تو 30 جون۔۔۔۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، میں سمجھ گیا جی۔ 'کو نسچنز آور' ہے، اس کو میں سمیٹ لیتا ہوں، اس پہ ایک لاء ریفارمز کمیٹی آپ کی ہے، کسی ڈیپارٹمنٹ میں کسی کو کوئی مشکلات آرہی ہیں، لاء ڈیپارٹمنٹ کے کوئی بندے بیٹھے ہوں تو ان سے بھی رابطہ کریں اور اسمبلی میں آپ لے آئیں۔ آپ کے پاس کتنی کمیٹیاں ہیں؟ جی بابک صاحب! څه مشکلات شته؟

جناب سردار حسین بابک (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): ښکله چه میاں صاحب هم په تفصیل باندے جواب ورکړو، د ایجوکیشن ډیپارټمنټ په حواله باندے هغوی خبره کوی۔

جناب سپیکر: بس دا سبجیکټ ختم کړئ۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: جی دا یوه خبره ضروری ده۔

جناب سپیکر: دیکښې زما رولنګ راغلو، بس خبره ختمه شوه۔

جناب بشیر احمد بلور {سینیئر وزیر (بلدیات)}: دیکښې جی زه یوه خبره کوم۔

جناب سپیکر: ہاں جی۔

سینیئر وزیر (بلدیات): جناب سپیکر، مونږ دیکښې ډیر مخکښې یو، مونږ په دے باندے ډیر لوئے کار کړے دے، دا ټول مونږ ته-----

جناب سپیکر: نه زیاته۔

سینیئر وزیر (بلدیات): دا کوم چه مونږ ته Devolve کیږی کنه جی، دا ټولو محکمو په دے ایجوکیشن ټولو خپل کارونه کړی دی۔

جناب سپیکر: نه بالکل، بس مونږه-----

سینیئر وزیر (بلدیات): مونږ خو خپل کار کړے دے، د خدائے فضل سره باقی ټولے صوبے نه تپوس کوؤ چه تاسو څنګه د دے Arrangement کړے دے؟ مونږ ټولو نه مخکښې په دے روان یو-----

جناب سپیکر: هغوی سره خو، د هغوی دومره مطالبه نه وه، څومره چه زمونږ آواز وو، هم تاسو غوښتل کنه، مونږ غوښتو نو پکار ده چه مونږه ترے مخکښې لاړ شو۔

Syed Jafar Shah Sahib, Syed Jafar Shah, not present. Again Syed Jafar Shah, Question No. 938, not present. Again Syed Jafar Shah, not present. Javed Abbasi Sahib, Question No.?

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، کوسچن نمبر 945۔

Mr. Speaker: Ji, any supplementary?

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، یہ چونکہ آج آپ نے بڑی مہربانی کی ہے کہ آج صبح بڑے Important Questions تھے۔

جناب سپیکر: بالکل بالکل۔

جناب محمد جاوید عباسی: آج صبح انہوں نے جواب دیا ہے تو یہ اگر آپ اس طرح مہربانی کریں کہ Next sitting تک اس کو ڈیفر کر دیں۔

جناب سپیکر: یہ ڈیفر ہو گیا، ڈیفر ہو گیا۔ آگے بتائیں، جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: تھینک یو، یہ بھی اسی طرح ہے جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: This is also deferred. Mufti Said Janan Sahib, Q. No.?
'کوئسچنز آور' ختمیدو باندے دے جی۔

مفتی سید جانان: کوئسچن نمبر 947۔

جناب سپیکر: جی۔

* 947 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت نے 2008 اور 2009 میں سرکاری سکولوں کے طلباء و طالبات میں کتابیں تقسیم کی تھیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر کلاس کی مکمل کتابیں میٹرک تک تقسیم کی جاتی ہیں؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت نے 2008 اور 2009 سال کے دوران جن اضلاع کے سکولوں میں کتابیں تقسیم کی ہیں، انکی تفصیل فراہم کی جائے؛

(ii) حکومت نے امسال کتابوں کی تقسیم کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں یا گزشتہ سال کی طرح چند کتابیں تقسیم کی جائیں گی؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے۔ صوبائی حکومت کی طرف سے سرکاری سکولوں میں پڑھنے والے ادنیٰ سے لیکر بارہویں جماعت تک طلباء و طالبات میں ہر کلاس کی مکمل کتابیں تقسیم کی جاتی ہیں۔

(i) سال 2008 اور 2009 کے دوران طلباء و طالبات کو مفت کتب کی فراہمی ضلع وار درج ذیل ہے:

نمبر شمار	ضلع کا نام	طلبہ و طالبات کی تعداد
1	ایبٹ آباد	219916
2	بنوں	170921
3	بٹگرام	63440

نمبر شمار	ضلع کا نام	طلبہ وطالبات کی تعداد
4	بونیر	131689
5	چارسدہ	238455
6	چترال	71512
7	ڈی آئی خان	200741
8	دیر(لوئر)	246146
9	دیر(اپر)	146229
10	ہنگو	65522
11	ہری پور	179105
12	کرک	127674
13	کوہاٹ	144022
14	کوہستان	59371
15	لکی مروت	145952
16	ملاکنڈ	120452
17	مانسہرہ	230838
18	مردان	350426
19	نوشہرہ	179753
20	پشاور	344745
21	شانگلہ	82581
22	صوابی	272883
23	سوات	286781
24	ٹانک	54127
ٹوٹل		4133281

192915	ایبٹ آباد	1
192650	بنوں	2
69412	بٹگرام	3
145859	بونیر	4
216000	چارسدہ	5
71931	چترال	6
242950	ڈی آئی خان	7
270884	دیر(لوئر)	8
169070	دیر(اپر)	9
61557	ہنگو	10
168838	ہری پور	11
108218	کرک	12
152676	کوہاٹ	13
65968	کوہستان	14
157243	لکی مروت	15
126794	ملاکنڈ	16
232307	مانسرہ	17
353954	مردان	18
205305	نوشہرہ	19
367826	پشاور	20
101077	شانگلہ	21
304236	صوابی	22
306768	سوات	23
58400	ٹانک	24

4342838		ٹوٹل

(ii) ہر سال کی طرح امسال بھی حکومت نے صوبے کے تمام سرکاری سکولوں کی ادنیٰ سے لیکر بارہویں جماعت تک کے طلباء و طالبات کو مفت کتب فراہم کرنے کیلئے ایک سکیم کی منظوری دی ہے۔ کتابوں کی ترسیل کا آغاز مورخہ 23 جنوری 2010 سے ہو چکا ہے، جو 6 اپریل 2010 کو مکمل ہو جائیگا۔ امسال طلبہ و طالبات کو مکمل کتابیں فراہم کی جائیں گی۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

مفتی سید جانان: جی۔ دیکښې ما جز نمبر (ب) کښې لیکلی دی چه "آیا یہ بھی درست ہے کہ ہر کلاس کی مکمل کتابیں میٹرک تک تقسیم کی جاتی ہیں؟" دوئ ما ته جواب کښې لیکلی دی: "جی ہاں، جزوی طور پر درست ہے"۔ د دې مطلب دا دې چه څه درست دی او څه نه دی درست، یوه خبره داده۔ دویمه جی، ما اخر کښې لیکلی دی "کہ حکومت نے امسال کتابوں کی تقسیم کیلئے کیا اقدامات کئے ہیں یا گزشتہ سال کی طرح چند کتابیں تقسیم کی جائیں گی؟" دوئ جی، ما ته لیکلی دی "کتابوں کی ترسیل کا آغاز مورخہ 23 جنوری 2010 سے ہو چکا ہے جو 6 اپریل 2010 کو مکمل ہو جائیگا۔ امسال طلبہ و طالبات کو مکمل کتابیں فراہم کی جائیں گی"۔ دې نه مخکښې کالونو نه دا معلومیږی چه دې نورو کالونو کښې نه دی ملاؤ، صرف دغه کالونو کښې ملاویږی، دا منسټر صاحب د واضحه کړی۔

جناب سپیکر: جی، جناب آنریبل منسٹر صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، داسې ده کنه، مونږ پوره پوره جواب ورکړې دې او زما یقین دا دې، مفتی صاحب خو د اندازې خبره کوی، مفتی صاحب د ما ته په صوبه کښې یو سکول داسې اوښائی، د یو سکول نوم د واخلی چه هغې ته کتاب نه دې رسیدلې چه زه ورله اوس دلته جواب ورکړم، زه جی په دعوې سره دا خبره کوم چه ټولې صوبې ته Carpeted کتابونه In time رسیدلی دی جی۔ بیا هم که مفتی صاحب ته شکایت وی، ما له به د یو سکول نوم راکړی چه هلته کتاب نه دې رسیدلې، مونږ به ورته وضاحت اوکړو جی۔

جناب سپیکر: بابک صاحب، دا خو ډیره ښائسته خبره ده، د Appreciate کولو خبره ده که دا ټولے صوبے ته کتابونه رسیدلی وی نو تاسو خو بد کوئ چه Appreciation ورته نه ورکوئ۔

(تالیاں)

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: میاں صاحب! دا خبرے بند کړه، بابک صاحب ته Appreciation ورکړه چه ټولے صوبے ته ئے مفت کتابونه اورسول خو مفتی صاحب پکښے بیا هم څه وائی۔ مفتی صاحب ته زما په خیال نه دی-----

مفتی سید جانان: زه جی دا خبره کوم، زه دا نه وایم چه بابک صاحب نه دی رسولی، زه دا وایم چه دے جواب کښے دوئ ما ته دا لیکلی دی چه "جزوی طور پر درست ہے"، زه دا خبره کوم، یو دا اخر کښے "امسال طلباء وطالبات کو مکمل کتابیں فراہم کی جائیں گی"، زما په دغه ټکو باندے شک دے، زه دا وایم-----

جناب سپیکر: بابک صاحب! که دا 'جزوی' ترے اخوا کړو، که ستاسو-----

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب! داسے ده، دا میاں صاحب د مورنئ ژبے خبره کوی، د مورنئ ژبے خو فائده دا ده چه دا 'جزوی' چه دے، دا د اردو لفظ دے، اوس د مفتی صاحب هم مورنئ ژبه پښتو ده او زما هم مورنئ ژبه پښتو ده، زما یقین دا دے چه مفتی صاحب ته به زه په پښتو کښے ریکویسټ دا اوکړمه چه ټولے صوبے ته کتابونه رسیدلی دی-----

جناب سپیکر: رسیدلی دی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: که هغه دلته 'جزوی' راغلے دے نو مونږ به دا لفظ بدل کړو جی۔ مهربانی۔

جناب سپیکر: اوس که د مفتی صاحب چرته ځائے پاتے وی نو هغه به تاسو سره کښینی، هغه تاسو ورته لرے کړئ جی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر-----

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب، دا هم ډیفر کوئ که څه کوئ؟ اس کو بھی ڈیفر کرنا ہے کہ کیا کرنا ہے، آج جواب سننے کا موڈ نہیں ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، نہیں۔ آج مجھے مرحوم ظاہر شاہ صاحب کی یاد بڑی آرہی ہے، ایجوکیشن میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو جواب پورا ہے نا۔

جناب محمد جاوید عباسی: ایجوکیشن کے کوئسچنز ہوتے تھے اور آج اکثریت موورز کی منسٹر صاحب کے کوئسچنز کی وجہ سے نہیں آئی، جتنے بھی آج کوئسچن پوچھے گئے تو یہ ضمنی پوچھے گئے۔ کوئسچن نمبر 948۔

جناب سپیکر: جی۔

* 948 _ جناب محمد جاوید عباسی: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے 10-2009 کے دوران مختلف اضلاع میں مڈل وہائی سکولز تعمیر کئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ مڈل وہائی سکول کن کن اضلاع میں تعمیر کئے گئے ہیں، نیز مذکورہ سکولوں کی اپ گریڈیشن کن اضلاع میں کی گئی ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، یہ درست ہے کہ حکومت خیبر پختونخوا نے 10-2009 کے دوران مختلف اضلاع میں مڈل وہائی سکولوں کی منظوری دی ہے۔

(ب) حکومت خیبر پختونخوا نے 10-2009 کے دوران صوبے کے 24 اضلاع میں 150 پرائمری تا مڈل اور 150 مڈل تا ہائی سکولوں کی اپ گریڈیشن کی منظوری دی ہے۔ موجودہ صوبائی حکومت نے 10-2009 کے دوران ان منصوبوں پر کام شروع کرنے کیلئے 268.839 ملین روپے اور مالی سال 11-2010 کے دوران 167.000 ملین روپے فراہم کئے۔ ان منصوبوں پر کام جاری ہے اور ان کی تکمیل رواں مالی سال کے آخر میں کی جائے گی۔ تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

جناب محمد جاوید عباسی: ہاں جی۔ جناب میں نے پوچھا تھا کہ سکولوں پر ان کی بڑی مہربانی ہے کہ انہوں نے پرائمری سے مڈل سکول اور مڈل سے ہائی کیا ہے، بہت مہربانی کی ہے۔ اگر انہوں نے کچھ اضلاع کو پچیس پچیس دیئے ہیں تو میں ان کو بھی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جناب سپیکر، اب میری اتنی التجاء ہے اپنے

دوستوں سے کہ آج چونکہ ہاؤس میں گرمی زیادہ ہوئی تو میں ذرا نرم بولتا ہوں جی، (قہقہہ) کہ جناب یہ ایبٹ آباد کو سکولوں کا شہر کہتے ہیں اور پورے پاکستان سے الحمد للہ لوگ اپنی بیٹیاں اور بیٹے بھیجتے ہیں، وہاں صرف ایک ایک سکول کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اور کئی اضلاع ایسے ہیں، میں شاید نام لوں تو۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جاوید عباسی صاحب۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں، آپ پہلے سنیں۔ وہاں پچیس پچیس ہوئے، میں صرف منسٹر صاحب کی توجہ چاہونگا، یہ بہت اچھے آدمی ہیں، بڑے Young آدمی ہیں، بڑے Energetic آدمی ہیں، میں ان سے پوچھونگا اور یہ جو مہربانی مختلف اضلاع پر کرتے ہیں، مہربانی کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؟ ایک تو یہ ہو سکتا ہے کہ وہاں بڑے لوگ یقیناً رہتے ہیں لیکن پھر بھی ہم توقع کرتے ہیں کہ اضلاع میں کوئی بہتری لانے کیلئے ہمارے ساتھ ایسا سلوک کیا جائے، میں چارسدہ، مردان، پشاور جیسا سلوک نہیں مانگتا جناب سپیکر۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Thank you, ji.

جناب محمد جاوید عباسی: لیکن میں کہتا ہوں کہ Kindly میرے ساتھ ہنگو جیسا سلوک کیا جائے جناب سپیکر۔

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): جناب سپیکر، عباسی صاحب د کنجوسئ نه کار واغستو، وائی Energetic هم دے، ښه سړے هم دے او دا ئے او نه وئیل چه ښائسته سړے دے۔ (قہقہہ) دا ده کنجوسی کړے ده۔

مفتی سید جانان: جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: جی مفتی جانان صاحب۔

مفتی سید جانان: زه جی د منسټر صاحب نه تپوس کوم چه سن 2008 او 2009 اے ډی پی کښے، زه به د خپلے ضلعے متعلق خبره اوکړمه، ما ته درے سکولونه راکړے شوی دی، هغه درے سکولونو کښے تر اوسه پورے نیم نیم کارونه شوی دی، نیم نیم کارونه بار بار پاتے دی۔ د ایجوکیشن دفتر ته زه درے پیرے لاړمه، سی اینډ ډبلیو دفتر ته مونږ بار بار لاړو، منسټر صاحب ته به مو دا ګزارش وی یا تاسو ته چه دے ځائے نه یو رولنګ ورکړئ، یو ډائریکشن ورکړئ چه دا کوم

کارونه پاتے دی، دغه ته د فنډونه ورکړی، دا سکولونه بیا په خرابیدو باندے دی، دا گزارش مے دے جی۔

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، سپلیمنٹری۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری تین سے زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔

حاجی قلندر خان لودھی: جناب سپیکر، میں یہ وضاحت چاہتا ہوں کہ اس کی پوری تفصیل نہیں دی گئی ہے۔

آوازیں: تفصیل موجود ہے۔

جناب سپیکر: پیچھے لکھا ہوا ہے، Attached ہے۔ جی جناب سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: وہ اپ گریڈیشن کا سوال کر رہا ہے بڑے Humble طریقے سے۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: ہاں بالکل، میرے خیال میں میں تو شاید اسی اسمبلی میں پہلی دفعہ آیا ہوں، ہمارے ایک بزرگ یہاں پہ بیٹھے ہیں، بلکہ میں دعویٰ سے کہہ سکتا ہوں کہ ہمارے جو وزیراعلیٰ ہیں، حیدر خان ہوتی صاحب، جہاں تک میں نے پڑھا ہے اور میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس صوبے کی تاریخ میں انہوں نے کبھی فرق نہیں کیا اور جتنے بھی سکولز ہوتے ہیں یا امبریلہ سکیمز ہوتی ہیں تو انہوں نے کبھی اپوزیشن اور یا گورنمنٹ کی جو بینچز ہیں، ان میں فرق محسوس نہیں کیا۔ ٹھیک ہے عباسی صاحب کو اگر کوئی شکایت ہو تو انشاء اللہ یہ شکایت مستقبل میں نہیں رہے گی لیکن۔۔۔۔

جناب سپیکر: دور کرینگے۔ مفتی جانان صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: میں کوشش کرونگا۔ مفتی جانان صاحب خو دا خبره اوکړه چه دا درے سکولونه که تاسو اوګورئ جی، دا زمونږ هم د ممبرانو صاحبانو ذمه واری جوړیږی، یوائے د سکولونو خبره نه ده، چونکه زمونږ Executing Agency خو سی اینډ ډبلیو ډیپارټمنټ دے، پکار دا ده چه مونږ د خپلو سکیمونو تپوس کوؤ، سکیمونو له ځو، د هغے پراګرس معلوموؤ او بیا چه څه خبره وی نو بیا په ډیپارټمنټ کښے، اوس دا ما ته اندازه نه شی کیدے چه دغه سکولونو باندے کار ولے بند دے؟ بهرحال زه به د هغے معلومات اوکړمه او انشاءالله

هغے باندے به مونږ ایکشن واخلو چه هغه کار که بند وی نو هغه کار به پرے مونږ شروع کړو۔

جناب سپیکر: شکریه خو دے هفته کښے پرے کار شروع کړئ چه کوم ځائے کار نه دے شروع، هغه پرے شروع کړئ جی۔

مفتی سید جانان: فنډ نشته دے جی، مسئله د فنډ ده۔

جناب سپیکر: نه اوس خو، اوس ایشورنس کښے راغے جی، دوئ به هفته کښے پرے کار شروع کړی۔

جناب محمد جاوید عباسی: جی مہربانی۔جناب سپیکر،جناب منسٹر صاحب نے کہا ہے،اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ چیف منسٹر صاحب نے ہمیشہ سب کے ساتھ ،انہوں نے کہا ہے کہ ان کو اگر گلہ نہیں ہے، ہماری ریکویسٹ ہے جناب کہ یہ ایشورنس ہمیں دے دیں کہ کم از کم ہمارے ساتھ جو، میرے سب سے کم جو پسماندہ ڈسٹرکٹ تھا،اس کے ساتھ کیا،یہ آگے کہہ دیں کہ آنے والے وقتوں میں جناب جواپ گریڈیشن ہے،وہ ہمیں اس میں زیادہ بہتر دیئے جائیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: انہوں نے وعدہ کیا کہ وہ آپ کی ریکویسٹ کو دیکھ لیں گے اور کرلیں گے۔

جناب محمد جاوید عباسی: جناب سپیکر، مجھے ایشورنس کرادیں، پھر نہ ہوا تو دوسرے طریقے سے میں انشاء اللہ ان کے ساتھ ،وہاں ایشورنس کی جو پریویلج کمیٹی ہے،ادھر بات کرلیں گے۔ ہمارے بہت سارے سکولز ہیں، بڑی تکلیف ہے،پہاڑی علاقہ ہے تو وہاں بھی کچھ مڈل اور ہائی سکولوں کو اپ گریڈ کیا جائے۔

جناب سپیکر: سردار بابک صاحب نے کہہ دیا ہے کہ میں نے وعدہ کیا ہے،وہ ہو جائیگا۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، میں Assure کرتا ہوں اور میرے خیال میں عباسی صاحب تو ابھی DDAC Committee کے چیئرمین بنے ہیں ماشاء اللہ، تو انشاء اللہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ خود DDAC کے چیئرمین بنے ہیں؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سر، یہ DDAC کے چیئرمین بنے ہیں۔

جناب سپیکر: آپ پھر بیٹھیں، یہ ان کا کام ہے، بیٹھیں۔ سید قلب حسن صاحب۔ پھر تو آپ بڑے کمزور ڈسٹرکٹ چیئرمین ہیں۔ جی، قلب حسن صاحب، سوال نمبر؟

سید قلب حسن: سوال نمبر 982۔

* 982 _ سید قلب حسن: کیاوزیرابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیایہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 38 کوہاٹ میں کئی سکولوں پر زمین کے مالکان نے قبضہ کیاہوا ہے جس کی وجہ سے محکمہ کولاکھوں کانقصان ہواہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو توحکومت نے اس سلسلے میں کیااقدامات کیئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) پی ایف 38 کوہاٹ میں صرف گورنمنٹ گرلزمڈل سکول میروزئی پرمالکان اراضی کاقبضہ ہے جس کی وجہ سے یہ سکول بند ہے۔

(ب) مذکورہ سکول 94-1993 میں تعمیر ہواہے، مالک زمین نے تین کنال زمین وقف کرکے محکمہ تعلیم کودی تھی لیکن بعداز تعمیر مالک زمین کی بہنوں نے عدالت میں محکمہ تعلیم کوہاٹ کے خلاف دعویٰ دائرکیاکہ جہاں سکول کی تعمیر ہوئی ہے، وہ اس زمین میں حصہ دار ہیں اور وہ یہ زمین سکول کو دینے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ یہ کیس عدالت میں چلتا رہااور اس دوران مالک زمین کاانتقال ہوگیا، اس کے بعد متعلقہ عدالت نے محکمہ کے خلاف ڈگری دے دی۔ اس وقت مالک زمین کی بہنیں مذکورہ سکول پر قابض ہیں، ڈگری ہونے کے بعد سرکاری وکیل سے مشورے کے بعد محکمہ کی طرف سے پھر عدالت میں اپیل کی جائے گی۔ اس کے علاوہ اس بارے میں علاقے کے مشران سے بھی تعاون کی درخواست کی گئی ہے کہ وہ اس سلسلے میں محکمہ کی مددکریں تاکہ علاقے کی بچیاں اپنے ہی علاقے میں تعلیم حاصل کرسکیں۔ جب تک یہ مسئلہ حل نہیں ہوجاتا گورنمنٹ گرلزمڈل سکول میروزئی کواس علاقے کے ایک کرایہ کی عمارت میں چلایاجارہاہے۔ محکمہ تعلیم کوہاٹ کی انتھک کوشش ہے کہ تعمیر شدہ عمارت جوکہ مالکان کے قبضہ میں ہے، کو محکمہ تعلیم اپنے چارج میں لےتاکہ باقاعدگی سے استعمال کرسکے۔

Mr. Speaker: Any supplementary, ji?

سید قلب حسن: جی سر، د کوئسچن چه دوئ کوم جواب راکړے دے، ما دوئ باندے کوئسچن کړے وو چه "پی ایف 38 کوہاٹ میں کئی سکولوں پر زمین کے مالکان کا قبضہ ہے"، دوئ دلته جواب کښے صرف یو سکول لیکلے دے حالانکه هلته کښے دوه سکولونه دی، یو د میاں گانو کالونئ کښے سکول دے چه هغے باندے هم قبضه ده۔ دا جواب ئے غلط راکړے دے او ورسره تاسو که دا اوګورئ نو دا سکول 1993 کښے تعمیر شوے دے، ستره سال اوشو او نن نه پانچ سال مخکښے هم

دغه کوئسچن ما اسمبلئ کښے کړے وو۔ زه افسوس سره دا خبره کومه چه ستره سال کښے حکومت هغه خلقو نه هغه زمکه قبضه نه کړه۔ دے کوئسچن کښے دغه جواب هم دے چه یره دا عدالت هغوی ته ورکړے ده، عدالت د زمکے مالکانو په حق کښے فیصله کوی، د هغے وجے نه زمونږ د محکمے والا عدم دلچسپی ده ورکښے چه هغوی هلته مقدمے ته ځی نه، زما ګزارش دا دے، یو خو چونکه غلط جواب ئے ورکړے دے، که دغه کوئسچن تاسو کمیټئ ته حواله کړئ نو هغه ځائے کښے به دا فیصله اوشی ګنی ستره سال اوشو د دے فیصله نه ده شوے، زه دا ریکویسټ کوم چه دا کوئسچن د کمیټئ ته حواله شی۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بابک صاحب! کمیټئ ته څه۔۔۔۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: سپیکر صاحب، بالکل دا۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: لږه ئے مختصر کوئ چه دا شے ختموؤ۔ دا واپډے افسران هم تاسو رابانديے راغوښتلی دی، ملک قاسم صاحب هم نشته او میاں نثار ګل هم نشته، ورته ټیلی فونونه هم شوی دی او بیا هم نه دی راغلی۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: سپیکر صاحب، قلب حسن صاحب چه کومه خبره راپورته کړے ده، بالکل دا داسے ده چه زمونږ په صوبه کښے په اکثرو ځایونو کښے د بدقسمتئ نه دا لینډ مافیا چه ورته وائی یا دغه خلق ورته وائی، هغوی قبضے کړی دی او زه تاسو له مثال هم درکولے شم او د دے هاؤس په وساطت سره بشیر بلور صاحب ته خراج تحسین هم پیش کوم چه زمونږ په پیښور کښے داسے مسئله ده، مونږه دوئ ته ریکویسټ اوکړو او زه شومه او دوئ راغلل، هغه زمکه مونږ د لینډ مافیا نه واغسته۔ زما یقین دا دے چه په ځائے د دے چه مونږ ئے کمیټئ ته ورکړو، زه به قلب حسن صاحب ته هم دا ریکویسټ اوکړم چه په هغے کښے زمونږ سره مرسته اوکړی، که د یو سکول زمکه ده او که د دوه سکولونو زمکه ده، انشاءالله په فوری توګه به مونږ هغه لینډ مافیا نه واخلو او دا به ایجوکیشن ډیپارټمنټ ته حواله کړو انشاءالله۔

جناب سپیکر: تهینک یو جی، تهینک یو۔ دا ترے ضرور واخلئ۔ محترمه مسرت شفیع صاحبه۔ نه، هغوی خو تاسو ته ایشورنس درکړو کنه، قلب حسن صاحب! ایشورنس تو مل گئی۔ قلب حسن صاحب کا مائیک آن کریں۔

سید قلب حسن: سر، د هغه ایشورنس نه زه مطمئن نه یمه، زما سوال دا دے چه که دا سوال کمیټۍ ته لاړ شی، د دے ما ته هیڅ اعتراض نشته خو که دا سوال کمیټۍ ته لاړ شی نو فیصله به په میاشت دوه کښے اوشی او که دا سوال کمیټۍ ته لاړ نه شی، ستره سال په دے سکول باندے نور لگی۔

جناب سپیکر: نه اوس ایشورنس کمیټۍ مونږ دغه کوؤ، د ایشورنس د پاره خپله کمیټی ده او Within a week or ten days کښے به تاسو ته Response ملاویږی۔

سید قلب حسن: ٹهیک شوه سر، ٹهیک شوه۔

جناب سپیکر: دا Response د خامخا ملاؤ شی۔ بابک صاحب! په دے باندے لږ خصوصی توجه۔ محترمه شفیع بی بی، سوال نمبر 991، موجود نہیں۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: جناب، وقت ختم ہو رہا ہے، اگر ضروری ہے تو کر لیں، جی بسم اللہ۔

جناب عنایت اللہ خان جدون: جناب سپیکر، وزیر صاحب سے آپ کی وساطت سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ اربن ایریا میں لینڈ پرچیز کا کوئی طریقہ کار ہے، انہوں نے کوئی مجوزہ طریقہ کار رکھا ہوا ہے، کوئی Criteria ہے؟ اگر ہے تو اسکی کیا Minimum requirements یا Limitations کیا ہیں، اربن ایریا میں سکولز کی؟

جناب سپیکر: جی سردار بابک صاحب۔

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: سپیکر صاحب، ابھی تک تو اربن ایریاز میں ہم نے کیسز بھی Plead کئے ہیں، سی ایم صاحب سے ہم نے ذاتی طور پر بھی بات کی ہے، انشاء اللہ ہماری کوشش ہے کہ اربن ایریاز میں سکولز بنانے کیلئے ہم لینڈ پرچیز کر لیں لیکن چونکہ میرے خیال میں عنایت اللہ خان کو مجھ سے زیادہ بخوبی اندازہ ہے کہ ہمارے صوبے کے حالات ابھی اس طرح نہیں ہیں کہ ہم سکولز بنانے کیلئے ہمارے پاس پیسے

نہیں ہیں تو خریدنے کی تو، بہر حال انشاء اللہ ہم کوشش کریں گے کہ یہ جو ابھی ضرورت ہمیں پڑی ہے، انشاء اللہ ہم زمین خریدیں اربن ایریا میں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: عبدالاکبر خان کا مائیک آن کریں۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: جناب سپیکر، ابھی تو دیہاتوں میں بھی دو کنال کی زمین ملنا مشکل ہو گئی ہے Free of cost جناب سپیکر، Cities میں تو بالکل ناممکن ہے، اب میرا سپلیمنٹری یہ ہے کہ کیا حکومت Rented buildings میں سکول چلانے کا ارادہ رکھتی ہے کہ جہاں پر زمین نہ ملے یا بہت مہنگی ہو؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی آنریبل منسٹر صاحب۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جناب سپیکر صاحب، نہ صرف ہم Rented buildings میں اپنے سکولز چلا رہے ہیں بلکہ اپنے Existing schools میں سیکنڈ شفٹ بھی چلا رہے ہیں، انشاء اللہ اس سے بھی ہمارے کافی حد تک جو مسائل ہیں، وہ حل ہو جائیں گے۔

<u>Mr. Speaker</u>: Thank you. Mehmood Alam Sahib, Mehmood Alam Sahib, not present. 'Questions' Hour' is over.

غیر نشاندار سوالات اور ان کے جوابات

877 _ <u>جناب محمد زمین خان</u>: کیا وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت نے پرائمری اینڈ سیکنڈری سطح تک طلباء کی ذہانت اور تعلیمی معیار کو جانچنے کے لئے تعلیمی بورڈز قائم کئے ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ اداروں کی موئثر نگرانی کے لئے چیئرمین (BPS-20)، سیکرٹری (BPS-19)، کنٹرولر (BPS-19)، ڈپٹی سیکرٹری (BPS-18)، اسسٹنٹ کنٹرولر (BPS-17) کے افسران تعینات کئے گئے ہیں;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ عہدوں پر قانون اور گریڈ کے مطابق سینئر ترین اور ایماندار افراد کو تعینات کیا جاتا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبہ بھر کے تعلیمی بورڈز میں تعینات افراد کے نام، گریڈ، تعیناتی کی تاریخ اور تعلیمی قابلیت کے مکمل کوائف کی تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم)</u>: (الف) جی ہاں

(ب) جی ہاں

(ج) محکمہ تعلیم صوبہ خیبر پختونخوا کی حتی الوسع کوشش ہوتی ہے کہ مذکورہ عہدوں پر قانون اور گریڈ کے مطابق سینئر ترین ایماندار افراد تعینات کرے۔

(د) جز(ب) میں مذکورہ آسامیوں پر صوبہ بھر کے تمام تعلیمی بورڈز میں تعینات افراد کے نام، گریڈ، تعیناتی کی تاریخ اور تعلیمی قابلیت کی مکمل تفصیل ایوان میں پیش کی گئی۔

888 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ یونیسیف(UNICEF) نے ضلع دیر پائیں کے مختلف سکولوں میں آب نوشی کی سکیموں کیلئے فنڈز اور دیگر سامان مہیا کیا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومتی پالیسی کے برعکس فراہم کردہ فنڈز اور دیگر سامان سکولوں کی بجائے من پسند افراد کی ذاتی رہائش گاہوں میں لگایا گیا ہے؛

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو مذکورہ مقصد کیلئے فراہم کی گئیں رقوم اور سامان کے خرچ کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) اس ضمن میں وضاحت کی جاتی ہے کہ یونیسیف (UNICEF) نے EDO(E&SE) ضلع دیر پائیں کے ذریعے چند سکولوں کو آب نوشی کیلئے پلاسٹک کے پائپ مہیا کئے ہیں، پلاسٹک کے پائپوں کے علاوہ اگر یونیسف نے دیگر سامان مہیا کیا ہے تو یونیسف نے بلاواسطہ مہیا کیا ہے۔ اس سلسلے میں ضلعی آفیسر کو لاعلم رکھا گیا ہے، تفصیل مہیا کرنے کیلئے یونیسف سے بار بار درخواست کی گئی ہے مگر تاحال کوئی تفصیل موصول نہیں ہوئی ہے۔

(ب) جی نہیں۔

(ج) اسکی وضاحت جز(الف) کے جواب میں کی گئی ہے۔

890 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ محکمہ تعلیم میں ہر مضمون کے ماہر اساتذہ صوبہ بھر کے سیکنڈری کی سطح پر سکولوں میں طلباء کو پڑھاتے ہیں؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت نے حال ہی میں انتظامی اور ٹیچنگ کیڈر جدا کر کے صوبہ بھر میں مختلف انتظامی پوسٹوں پر تعینات سبجیکٹ سپیشلٹس کو ہٹا کر واپس سکولوں میں بھیج دیا ہے؛

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پالیسی کے برعکس محکمہ ہذا و دیگر پراجیکٹس میں بعض انتظامی پوسٹوں پر تاحال ماہر مضمون سبجیکٹ سپیشلسٹس کام کر رہے ہیں;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو صوبے میں مختلف انتظامی اور تدریسی آسامیوں پر تعینات سبجیکٹ سپیشلسٹس کے مکمل کوائف فراہم کئے جائیں، نیز مذکورہ وضع کردہ پالیسی کی کاپیاں بھی فراہم کی جائیں؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، یہ بھی درست ہے۔

(ج) جی ہاں، اسکی وضاحت جز (د) کے جواب میں کی گئی ہے۔

(د) مندرجہ ذیل افسران نے ابھی تک اپنی تبدیل شدہ یعنی اصلی پوسٹوں پر چارج نہیں لیا ہے اور بدستور منسٹر صاحبان / قائد حزب اختلاف کے دفاتر میں ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔

1	فرید اللہ، ایس ایس	پی ایس ٹو منسٹر لیبر
2	بخت افسر، ایس ایس	پی ایس ٹو منسٹر سوشل ویلفیئر
3	محمد طاہر، ایس ایس	پی ایس ٹو جناب اکرم خان درانی

مندرجہ بالا ایس ایس کے علاوہ صوبے بھر میں باقی تمام ایس ایس تدریسی آسامیوں پر اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔

907 _ <u>سردار اورنگزیب نلوٹھا:</u> کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پی ایف 47 ایبٹ آباد میں مردانہ وزنانہ مڈل، ہائی سکولز موجود ہیں;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ پی ایف 47 ایبٹ آباد میں مردانہ وزنانہ سکولز میں پرنسپل، ہیڈ ماسٹر، سائنس ٹیچرز تعینات ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) پی ایف 47 ایبٹ آباد میں کتنے ہائی اور مڈل سکولوں میں مردانہ وزنانہ پرنسپل، ہیڈ ماسٹر اور سائنس ٹیچرز کی آسامیاں خالی ہیں اور حکومت کب تک مذکورہ خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>سردار حسین بابک (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں۔

(ج) خالی آسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(1) پرنسپل (بی ایس۔19)، گورنمنٹ ہائی سکول حویلیاں (2) پرنسپل (بی ایس۔18)، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول لنگڑیال (3) پرنسپل (بی ایس۔18)، گورنمنٹ ہائی سکول کوکل برسین (4) پرنسپل (بی ایس۔18)، گورنمنٹ ہائی سکول تکیہ شیحان (5) ہیڈ ماسٹر (بی ایس۔17)، گورنمنٹ ہائی سکول ستوڑہ (6) پرنسپل (بی ایس۔18)، گورنمنٹ ہائر سیکنڈری سکول حاجیہ گلی (7) ایس ای ٹی (سائنس) گورنمنٹ ہائی سکول ستوڑہ۔

حکومت بہت جلد خالی آسامیوں کو پر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

915 _ جناب محمد زمین خان: کیا وزیر ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ صوبائی حکومت طلباء وطالبات کو بہتر تعلیمی ماحول فراہم کرنے کیلئے خطیر رقم خرچ کر رہی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ حکومت تعلیمی اداروں کی خطرناک اور بوسیدہ عمارتوں کی دوبارہ تعمیر و مرمت کرتی ہے;

(ج) اگر (الف) و(ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(1) سال 2006 سے تاحال ضلع دیر عموماً پی ایف 96 میں کن سکیموں کو شامل کیا گیا ہے;

(2) آیا حکومت گورنمنٹ پرائمری و مڈل سکول اوڈیگرام، گورنمنٹ مڈل سکول کائر آں اور گورنمنٹ پرائمری سکول بڑھیکنی کی عمارتیں جو بوسیدہ اور خطرناک ہیں، کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) جی ہاں، درست ہے۔

(ج) (I) پی ایف 96 میں سال 07-2006 میں ہائی سکول ریحان پور شامل ہے، 08-2007 میں ہائی سکول مانیال اور گرلز ہائی سکول مور نئی شامل ہیں۔

(II) گورنمنٹ مڈل سکول اوڈیگرام کیلئے حکومت نے 10.00 ملین روپے مختص کئے ہیں، گرلز مڈل سکول کڈھ دوبارہ تعمیر ہو چکا ہے اور اس میں تعلیمی سرگرمیاں جاری ہیں۔ فنڈز منظور ہونے کی صورت میں گورنمنٹ پرائمری سکول اوڈیگرام اور گورنمنٹ پرائمری سکول بڑھیکئی کی عمارتیں دوبارہ تعمیر ہو جائیں گی۔

905۔ جناب محمد انور خان ایڈوکیٹ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم از راہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ پرائیویٹ سکول کھولنے کیلئے محکمہ تعلیم نے کوئی طریقہ کار وضع کیا ہے؛

(ب) آیا یہ درست ہے کہ ابھی تک محکمہ کی کسی مجاز اتھارٹی نے پرائیویٹ سکولوں کو نہ چیک کیا اور نہ ہی ان پر نظر رکھی جارہی ہے؛

(ج) آیا یہ درست ہے کہ مذکورہ سکولوں کے ٹیچنگ سٹاف کے تعلیمی معیار، قابلیت اور انکی تنخواہوں کا محکمہ تعلیم کے پاس کوئی ریکارڈ نہیں؛

(د) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں میں داخلہ فیس، ماہانہ فیس اور اساتذہ کی تنخواہوں کا کوئی معیار نہیں اور نہ ہی کھیل کود کا کوئی بندوبست ہوتا ہے؛

(ھ) اگر (الف) تا (د) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) محکمہ تعلیم نے ابھی تک اس اہم مسئلے کو کیوں نظر انداز کیا ہے؛

(ii) محکمہ تعلیم نے تاحال صوبے میں جتنے پرائیویٹ سکول چیک کئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، صوبہ میں تمام تعلیمی ادارے بورڈ کیلنڈر ایکٹ میں دیئے گئے قوانین کے مطابق اور خیبر پختونخوا کے آرڈیننس نمبر (xxvii) سال 2001 ترمیم شدہ بوساطت نمبر legis: 1(2) 93/7649 25 اکتوبر 2002 کے تحت رجسٹر کئے جاتے ہیں، اس قانون کے تحت ضلعی سطح پر انسپکشن کمیٹی ہر سکول کا معائنہ کرتی ہے، اس کمیٹی کا چیئرمین متعلقہ ای ڈی او محکمہ تعلیم ہوتا ہے جبکہ ممبران میں سیکرٹری بورڈ، ڈسٹرکٹ ایجوکیشن آفیسر، ضلع میں کسی سینیئر گورنمنٹ کالج کا پرنسپل اور معروف ماہر تعلیم یا سوشل ورکر ہوتے ہیں، انسپکشن کمیٹی کی تسلی بخش رپورٹ پر ادارے کی رجسٹریشن کی جاتی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے بلکہ تمام تعلیمی اداروں کا اوپر (الف) میں بیان کئے گئے آرڈیننس کے تحت معائنہ کیا جاتا ہے اور غیر تسلی بخش کارکردگی پر تادیبی کارروائی بھی کی جاتی ہے۔

(ج) یہ درست نہیں ہے بلکہ پرائیویٹ سکولوں کے اساتذہ کی تعلیمی اسناد اور جملہ دستاویزات متعلقہ بورڈ کے ریکارڈ میں موجود ہوتی ہیں۔

(د) یہ درست ہے کہ پرائیویٹ (نجی) تعلیمی اداروں کی داخلہ فیس اور ماہانہ فیس کا کوئی بھی طے شدہ جدول گورنمنٹ کی طرف سے مقرر نہیں ہے تاہم ہر پرائیویٹ سکول اپنی طرف سے دی گئیں سہولیات اور اساتذہ کرام کی تعلیمی قابلیت وغیرہ کو مدنظر رکھ کر فیس کا تعین کرتے ہیں جبکہ کھیل کود کی سہولت کا بھی انتظام ہوتا ہے۔

(ھ) (i) محکمہ تعلیم نے اس مسئلے کو نظر انداز نہیں کیا ہے بلکہ وقتاً فوقتاً اسکو بہتر بنانے کیلئے اقدامات کئے جاتے ہیں تاہم جہاں تک فیسوں کا تعلق ہے تو یہ کام ادارے میں موجود سہولتوں کو مدنظر رکھ کر کیا جاتا ہے۔

(ii) محکمہ تعلیم نے تاحال صوبے میں جو پرائیویٹ سکول چیک کرکے رجسٹرڈ کئے ہیں، انکی تفصیل درج ذیل ہے:

1	پرائمری سکول	1504
2	مڈل سکول	2042
3	ہائی سکول	1966
4	ہائیر سیکنڈری سکول	491
کل	تعداد	6003

906 _ سردار اورنگزیب نلوٹھا: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت طالبات کو ماہانہ وظیفہ فراہم کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو پی ایف 47 میں اب تک کتنی طالبات کو وظیفہ دیا گیا ہے، تفصیل فراہم کی جائے؟

سردار حسین بابک (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، حکومت سرکاری سکولوں میں پڑھنے والی چھٹی سے لیکر دسویں جماعت تک کی طالبات کو ماہانہ وظیفہ فراہم کرتی ہے۔

(ب) پی ایف 47 میں اب تک (یعنی مالی سال 2008-09) کے دوران وظیفہ حاصل کرنے والی طالبات کی تفصیل درج ذیل ہے:

S.No	Name of School	Class Wise number of girls students

		6^{th}	7^{th}	8th	9th	10th	Total
1	GGHSS Hajia Gali	74	67	77	113	115	446
2	GGHSS Havelian	129	114	155	304	359	1061
3	GGHSS Dhamtor	53	48	61	60	33	255
4	GGHSS Sajikot Havelian	10	38	37	40	0	125
5	GGHSS Rajoiya	59	87	68	54	69	337
6	GGHSS Havelian Village	116	93	102	102	83	496
7	GGHSS Bandi Atti Khan	35	55	46	30	43	209
8	GGHSS Ghari Phulgran	58	44	53	0	0	155
9	GGHSS Jhangra	36	42	39			117
10	GGHSS Chandu Maria	16	21	15	0	0	52
11	GGHSS Bodla	48	43	52	0	0	143
12	GGHSS Banda Said Khan	13	13	11	0	0	37
13	GGHSS Banda Sahib Khan	28	22	25	0	0	75
14	GGHSS Waziran	22	21	21	0	0	64
15	GGHSS Sultan Pur	31	22	28	0	0	81
16	GGHSS Phulwali	41	31	27	0	0	99
17	GGHSS Phalla	43	29	26	0	0	98
18	GGHSS Panigram	24	17	21	0	0	62
19	GGHSS Mahmda	12	14	11	0	0	37
20	GGHSS Mujhat	11	14	16	0	0	42
21	GGHSS Mohri Bed Behen	49	15	52	0	0	157
22	GGHSS Malkan	28	56	30	0	0	82

23	GGHSS Maria Bala	7	24	0	0	0	7
24	GGHSS Langra	18	18	20	0	0	56
25	GGHSS Kokal Barsin	68	54	42	0	0	164
26	GGHSS Kiala	4	14	14	0	0	32
27	GGHSS Ban Nara	15	17	20	0	0	52
	total	1048	1019	1069	703	702	4541

927 _ سید جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع سوات کی تحصیل بحرین میں مانکیال کے مقام پر کچھ عرصہ قبل ہائر سیکنڈری سکول قائم کیا گیا ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ سکول میں طلباء کی تعداد کی تفصیل فراہم کی جائے۔

(ii) مذکورہ سکول میں اس وقت عملہ کی تعداد کتنی ہے اور ان میں سے کتنے ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ سکول میں طلباء کی تعداد 255 ہے، تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	جماعت	تعداد طلباء	نمبر شمار	جماعت	تعداد طلباء
1	ششم	78	5	دہم	15
2	ہفتم	60	6	گیارہویں	05
3	ہشتم	40	7	بارہویں	06
4	نہم	51		کل	255

(ii) مذکورہ سکول میں عملہ کی تعداد 43 ہے۔ ان میں 28 آسامیوں پر عملہ ڈیوٹی انجام دے رہا ہے جبکہ 15 آسامیاں خالی ہیں، تفصیل درج ذیل ہے:

خالی آسامیاں	پُر شدہ آسامیاں

پرنسپل۔1	ایس ای ٹی۔1
وائس پرنسپل۔1	سی ٹی۔2
ایس ایس (اسلامیات)۔1	ڈی ایم۔1
پاک سٹڈیز۔1	ایس ایس (انگلش)۔1
ایس ای ٹی (سائنس، جنرل)۔2	سوکس۔1
سی ٹی۔2	ایس ایس (سٹیٹ)۔1
پی ای ٹی۔1	ایس ایس (اکنامکس)۔1
اے ٹی۔1	ایس ایس (فزکس)۔1
ٹی ٹی۔1	ایس ایس (کیمسٹری)۔1
قاری۔1	ایس ایس (بیالوجی)۔1
ڈی پی ای۔1	آئی ٹی۔1
لائبریرین۔1	سینیئر کلرک۔1
کمپیوٹر لیب انچارج۔1	جونیئر کلرک۔1
	لیب اسسٹنٹ۔3
	لیب اٹنڈنٹ 3۔
	درجہ چہارم۔8

928۔ سید جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 85 کالام، مدین اور فتح پور سوات میں ہائر سیکنڈری سکول موجود ہیں;

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) مذکورہ تینوں سکولوں میں طلباء اور اساتذہ بمعہ عملہ کی تعداد کتنی ہے، تفصیل فراہم کی جائے;

(ii) مذکورہ سکولوں میں موجود پرنسپل کے عہدہ پر کونسے اشخاص تعینات ہیں نام بمعہ گریڈ و پتہ فراہم کئے جائیں;

(iii) مذکورہ سکولوں میں اگر عملہ کی کمی ہے تو اس کی وجوہات بتائی جائیں؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں، درست ہے۔

(ب) (i) مذکورہ تینوں سکولوں میں طلباء اور اساتذہ بمعہ عملہ کی تعداد کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام سکول	تعداد طلباء	اساتذہ کی تعداد	دیگر عملہ کی تعداد
کالام	398	30	20
مدین	884	44	13
فتحپور	985	33	19

(ii) مذکورہ سکولوں میں موجود پرنسپل کے نام بمعہ گریڈ وپتہ درج ذیل ہیں:

نام سکول	نام پرنسپل	گریڈ	پتہ
کالام	فضل الرحمن (انچارج)	17	مینگورہ سوات
مدین	شیر زادہ (انچارج)	18	مدین سوات
فتح پور	شجاع اللہ خان	19	فتح پور سوات

(iii) مذکورہ سکولوں میں عملہ کی کمی کو پورا کرنے کیلئے حکومت اقدامات کر رہی ہے۔

938۔ سید جعفر شاہ: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی ایف 85 ضلع سوات بشمول تحصیل کالام، بحرین، مدین، فتح پور میں ایسے بھوت سکول موجود ہیں جو عملہ نہ ہونے کی وجہ سے بند پڑے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ سکولوں کی تعداد کتنی ہے، نیز ان سکولوں کو چالو کرنے کیلئے کیا اقدامات کئے گئے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی نہیں۔

(ب) تمام بند سکول دوبارہ چالو کرنے کیلئے تبدیل شدہ (Detailed) اساتذہ کے حکم نامے منسوخ کر دیئے گئے ہیں اور ان کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ اپنے اصل سکولوں میں ڈیوٹیاں سنبھال لیں، نیز نئی بھرتیوں اور Rationalization کی وجہ سے بند سکول کھل گئے ہیں۔

992۔ جناب محمود عالم: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع کوہستان میں گزشتہ حکومت نے کنٹریکٹ پر سائنس ٹیچرز بھرتی کئے تھے؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت ضلع کوہستان کے سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں;

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو آیا حکومت ضلع کوہستان کے سکولوں میں سائنس ٹیچرز بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) جی ہاں۔

(ب) جی ہاں، سوائے دو سائنس ٹیچرز کے (ایک زنانہ ایک مردانہ) باقی تمام سکولوں میں سائنس ٹیچرز نہیں ہیں۔

(ج) ایس ای ٹی کی پوسٹوں کیلئے پبلک سروس کمیشن صوبہ خیبر پختونخوا کے ذریعے امیدواروں کے انٹرویوز شروع ہیں اور عنقریب خالی پوسٹوں پر تعیناتی ہو جائے گی۔

991 _ <u>محترمہ مسرت شفیع ایڈوکیٹ:</u> کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ازراہ کرم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ حکومت سکولوں کی تعمیر پر لاکھوں روپے خرچ کرتی ہے;

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سکولوں کیلئے عوام سے مفت زمین حاصل کی جاتی ہے;

(ج) آیا یہ بھی درست ہے کہ گاؤں اور آبادی سے دور سکولوں کی تعمیر سے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے;

(د) اگر (الف) تا (ج) کے جوابات اثبات میں ہوں تو:

(i) حکومت سکولوں کیلئے زمین عوام سے کیوں مفت حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہے اور اس کیلئے باقاعدہ فنڈ کیوں مختص نہیں کرتی;

(ii) سکولوں کی تعمیر کیلئے جگہ کا انتخاب عوام کی مرضی سے کیا جاتا ہے یا ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر محکمہ تعلیم / محکمہ خزانہ جگہ منتخب کرتے ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم):</u> (الف) ہاں، یہ درست ہے۔

(ب) ہاں، یہ درست ہے۔

(ج) ہاں، یہ درست ہے کہ گاؤں اور آبادی سے دور سکولوں کی تعمیر سے عوام کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس بات کی وضاحت ضروری ہے کہ Planning criteria کی روشنی میں نئے سکول کی تعمیر (پرائمری یا مڈل) کیلئے ایک کلومیٹر کے Radius میں کوئی بھی سکول موجود نہ ہو تو نئے سکول کی تعمیر

کر سکتے ہیں لیکن بعض مقامات پر خاص کر شہری علاقوں میں زمین کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے حکومت کو وسائل کی کمی اور عدم دستیابی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(i) صوبائی حکومت اپنے محدود وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے نئے منصوبوں کے پی سی ون میں زمین کی خرید کیلئے فنڈز مختص کررہی ہے لیکن بعض مقامات پر خاص کر شہری علاقوں میں زمین کی قیمت زیادہ ہونے کی وجہ سے حکومت کو وسائل کی کمی اور عدم دستیابی کی وجہ سے مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ii) نئے سکولوں کی تعمیر کیلئے ایگزیکٹیو ڈسٹرکٹ آفیسر ضرورت کی بنیاد پر فزیبلٹی رپورٹ تیار کرتا ہے۔

اراکین کی رخصت

<u>جناب سپیکر</u>: ان معزز اراکین نے رخصت کیلئے درخواستیں ارسال کی ہیں جن میں: سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب 22 دسمبر 2010 کیلئے؛ محترمہ ستارہ ایاز صاحبہ 22 دسمبر 2010 کیلئے؛ جناب ثناء اللہ خان میانخیل صاحب 22 دسمبر 2010 کیلئے۔ Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The leave is granted.

تحاریک التواء

<u>Mr. Speaker</u>: 'Adjournment Motions': Abdul Akbar Khan, to please move his adjournment motion No. 222 in the House. Mr. Abdul Akbar Khan, please.

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: تھینک یو، جناب سپیکر۔ یہ میری معصوم سی ایڈجرنمنٹ موشن ہے، میرے خیال میں منسٹر صاحب دوسری سیٹ پر ہیں، اگر وہ توجہ دیں۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: یہ کس کے متعلق ہے؟

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: یہ سیکنڈری ایجوکیشن کے متعلق ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی بسم اللہ۔

<u>جناب عبدالاکبر خان</u>: کارروائی روک کر اس اہم مسئلے پر بحث کی اجازت دی جائے جو ڈی پی ایز ہائر سیکنڈری سکولز کی Re-designation نہ ہونے سے پیدا ہوا ہے۔ چونکہ ہائر ایجوکیشن میں ڈی پی ایز Lecturers in Physical Education میں Re-designate ہو چکے ہیں اور باقی صوبوں مثلاً پنجاب، مرکزی حکومت اور آزاد کشمیر میں ہوئے ہیں، اس لئے ان لوگوں میں نہایت بے چینی پائی

جاتی ہے، لہذا ڈی پی ایز ہائر سیکنڈری سکول کو S.S in Physical Education میں Re-designate کرنے کیلئے کارروائی کی جائے۔

جناب سپیکر، اس میں حکومت کا ایک پیسے کا بھی خرچ نہیں ہے، اس میں پروموشنز بھی وہی رہیں گی جو پہلے تھیں لیکن جناب سپیکر، اب اگر ایک ڈی پی ای بھی ہے، ایک سکول میں اگر ایس ایس (اسلامیات) ہے تو اس کو کہتے ہیں کہ جی S.S in Islamiat، S.S in Economics، اس طرح لیکچررز بھی ہیں لیکن کالجز میں جب ڈی پی ایز کی بات آئی تو کالجز میں انہوں نے Lecturer in P.E کر دیا، اب ہم کہتے ہیں اور میری یہ ریکویسٹ ہے کہ جو ڈی پی ایز سکولوں میں ہیں ان کو S.S in P.E کیا جائے، سنیارٹی بے شک انکی برقرار رہے، جو سنیارٹی ہے لیکن Re-designation ہو تاکہ وہ جب کالجز میں جاتے ہیں یا سکولز میں جاتے ہیں تو ان کو ڈی پی ایز کہتے ہیں، پھر وہ سبجیکٹ سپشلسٹس ہو جائیں گے جس طرح اور سبجیکٹس کیلئے ہیں، یہ بھی ایک سبجیکٹ ہے اور ان کو Re-designate کرنے میں میرے خیال میں حکومت کا نہ کوئی نقصان ہے اور نہ کوئی مسئلہ ہے۔

Mr. Speaker: Ji, honourable Minister for Education, Sardar Babak Sahib.

جناب سردار حسین (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم): سپیکرصاحب، دا بالکل یو Genuine مسئله ده، ډی پی ایز چه زمونږ ځومره دی، څنګه چه مونږ نور ټیچنګ کیډرز، زمونږ کوم ډسټرکټ ټیچنګ کیډرز چه وو، د هغوی سټرکچر نه وو او زمونږ حکومت هغوی له سټرکچر ورکړو، زه عبدالاکبرخان صاحب ته انشاءالله دا هم خوشخبری ورکومه چه دا ډی پی ایز چه دی، مونږ د دوئ د پاره سټرکچر تیار کړے دے او په هغے باندے د Standing Service Ruls Committee (SSRC) میټنګ هم مونږ انشاءالله کړے دے نو دا ده چه دا کومه مسئله عبدالاکبرخان صاحب راپورته کړے ده، انشاءالله مونږ دوئ له هم، ډی پی ایز له هم دا سټرکچر ورکړو نو هوبه هو به هم دغسے اوشی لکه څنګه چه عبدالاکبرخان صاحب اووئیل۔

جناب سپیکر: دا به ځومره ورځو کښے اوشی جی؟

وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم: مونږ خو جی خپل کار کړے دے۔ تاسو ته به بیا ګزارش کوم چه دا اکثر زمونږ فنانس ډیپارټمنټ سره او لاء ډیپارټمنټ سره زمونږ ډیر

کیسونه داسی دی چه هغه پینډنګ دی، پکار ده چه هغه مونږ کړے وے نو دا ده چه زمونږ په Part باندے کوم کار دے ، هغه مونږ کړے دے ، لهذا زما بیا تاسو ته ګزارش دا دے چه تاسو-----

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، ابھی فنانس منسٹر صاحب سے میری بات ہوئی ہے، اب Law department and Education department should discuss this matter, why that is pending for so long time?

<u>جناب سپیکر:</u> اس کو کیا کریں؟ Withdraw ہو رہے ہیں یا-----

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جناب سپیکر، یہ On the Floor ایشورنس دیں تو-----

<u>جناب سپیکر:</u> بس اس کا حل ایسا ہے کہ بابک صاحب، لاء ڈیپارٹمنٹ اور آپ سب آ جائیں، ایک میٹنگ کال کرتے ہیں۔

<u>وزیر برائے ابتدائی وثانوی تعلیم:</u> صحیح شوه۔

<u>جناب سپیکر:</u> اس پر بات کریں گے اور فی الحال This is withdrawn, Withdrawn, Abdul Akbar Khan?

<u>جناب عبدالاکبر خان:</u> جی سر۔

<u>Mr. Speaker:</u> Withdrawn. Ji, Saqib Khan.

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> داسے ده جی، دا یو ضروری خبره ده سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ-----

<u>جناب ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> سر، دا یو ضروری خبره ده جی، دے سره Relevant ده-----

<u>جناب سپیکر:</u> نه، دا خو بس دیکښے رولنګ راغے ، رولنګ پکښے راغے چه لاء ډیپارټمنټ، ایجوکیشن ډیپارټمنټ، تاسو به ټول دلته کښنیئ او دا Sort out کوؤ جی----

<u>ثاقب اللہ خان چمکنی:</u> جناب سپیکر صاحب، دا-----

<u>جناب سپیکر:</u> نه، دا سیکریټریټ به شیډول ګوری نو تاسو ته به دیکښے زر ټائم درکوی، Within ten days, within ten days به دیکښے دغه کوؤ جی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا خبرہ زما سټینډنګ کمیټۍ سرہ شوے دہ، سټینډنګ کمیټۍ پہ دے خبرہ کړے دہ، اخرنی میټنګ کښے دا وو چہ مونږ سټینډنګ کمیټۍ اووئیل چہ ډیر وخت نہ دا پرابلم، مخکښے هم زما خیال دے چہ زوړ حکومت کښے بہ هم عبدالاکبرخان صاحب کړے وی او دا فائنل سټیج کښے دہ نو کہ د هغے میټنګ ئے رااوغوښتو چہ دا ختم کړو جی۔

جناب سپیکر: اوس دا کوۀ کنہ جی، دا خو پکښے ما رولنګ ورکړو کنہ جی۔ اوس آپ تمام معزز اراکین سے گزارش کی جاتی ہے کہ جیسا کہ آپ کو PILDATE کی طرف سے بھی Invitation cards بھیجے جاچکے ہیں، براہ مہربانی اجلاس کے بعد پرانے اسمبلی ہال میں تشریف لائیں، وہاں پر PILDATE کی طرف سے بریفنگ اور Lunch کا اہتمام بھی کیا گیا ہے تو آپ سب کھانا انشاء اللہ ہمارے ساتھ کھائیں گے۔

توجہ دلاؤ نوٹس

Mr. Speaker: Malik Badshah Salih, to please move his call attention notice No. 432 in the House. Malik Badshah Salih.

جناب بادشاہ صالح: ډیرہ مهربانی، شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ آپ کی وساطت سے ایوان کی توجہ اس اہم مسئلے کی جانب مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ پچھلی حکومت نے بمقام پاتراک اور بمقام بانڈہ بریکوٹ سب ڈویژنل شرینگل پی ایف 92 میں دو آر سی سی پلوں کی منظوری دی تھی جس پر تقریباً اسی فیصد کام مکمل کیا جاچکا تھا اور ٹھیکیدار کو مکمل ادائیگی بھی ہوئی ہے لیکن موجودہ حکومت کے آنے کے بعد دونوں پلوں پر کام بند کر دیا گیا اور تاحال کام بند ہے جس سے عوام کو سخت مشکلات کا سامنا ہے، لہذا ذمہ دار اہلکار اور ٹھیکیداروں کے خلاف قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے تاکہ عوام کی دادرسی ہوسکے اور قومی دولت ضائع ہونے سے بچائی جائے۔

جناب سپیکر صاحب، سابقہ حکومت چہ زمونږ پہ علاقہ کښے، پہ پی ایف 92 کښے دوہ پلونہ او یو ډهوک درہ روډ چھ کلومیټر چہ د دے ټینډرے شوے دی، پہ دے باندے کار هم شروع شوے وو او پہ دے پلونو تقریباً اسی فیصد کار مکمل شوے دے او هغے کښے د تارکولو Paymentهم شوے دے پہ روډونو کښے، هر څہ شوی دی خو د درے کالو نہ پہ دے باندے کار بند دے، بیا وزیراعلیٰ صاحب هم دیکښے یو ځل نوټس، نو هغے کښے بیا څہ یولس لکھہ

روپئ د هغه یو ټهیکیدار نه واپس کړے ، هغه دغه ته واپس شوے جی خو په دے باندے کار بند دے او معمولی معمولی کارئے پریښودے دے او درے کاله او چه څنګه زمونږ حکومت راغلے دے ، د هغے نه دا کارونه بند دی جی او دا پینډنګ پراته دی نو دوئ ته دغه اوکړئ چه کمیټئ ته دا اولیږی او چیئرمین صاحب ته دا هم درخواست کوم چه زر په دے میټنګ رااوغواړی او چه کوم ذمه دار کسان وی چه د هغوی خلاف کارروائی اوشی۔

<u>جناب سپیکر</u>: د مخکښے حکومت دغه شته، سینئیر منسټرصاحب، جناب بشیربلور صاحب۔

<u>جناب بشیراحمد بلور{سینئیر وزیر(بلدیات)}</u>: جناب سپیکرصاحب، ډیره مهربانی۔ دا صالح صاحب چه کومه خبره اوکړه، دا بالکل دوئ ټهیک وائی۔ مخکښے دا کارپرے شروع شوے وو، Ninety percent کار په دے شوے دے او دیکښے دا د بجلئ لائن وو، ایچ ټی لائن وو او دا بجلئ والا چه دی، دوئ ته پیسے ډیپازټ کړے هم دی نو دوئ ډیر ټائم لګوی چه هغه لائنونه بدل کړی۔ په دے وجه په دے باندے کار لږ پاتے شوے دے او ما ته چه کوم لیکلی ملاؤ شوی دی نو هغوی وائی چه دا پیسے مونږ سره شته د دوئ او مونږ زر تر زره انشاءالله دا کار به شروع کوؤ۔ بیا دا کوم سیلابونه راغلل او دا بارانونه اوشو نو په دے وجه هغه مشینری شفټ کیدے نه شوه نو اوسه پورے ایل ټی او ایچ ټی لائن په وجه باندے پاتے وو او اوس چه دے نو د دے بارانونو په وجه مشینری شفټ شوے نه ده خو زه دا تسلی ورکوم چه انشاءالله زر تر زره به په دے دا کار ختمیږی۔

<u>جناب سپیکر</u>: دا د بجلئ Shifting پکښے Involve دے ؟

<u>سینئیر وزیر(بلدیات)</u>: هغه Involve وو نو هغه Shifting اوشو۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: هغه اوشو؟

<u>سینئیر وزیر(بلدیات)</u>: اوشو جی او انشاءالله ډیر زر ترزره به دا کار شروع کړو چه دا زر تر زر Complete شی، ولے چه هلته حالات داسے دی چه دوئ ته ضرورت دے چه دا کار ورته اوشی۔

<u>جناب سپیکر</u>: بس جی، د دے نه پس چه اوس نور۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر(بلدیات): زه اوس دا وایم چه انشاءالله، دا درته په فلور آف دی هاؤس وایم چه زر تر زره به ئے شروع کوؤ او دا به مونږ درله پوره کوؤ۔

جناب بادشاہ صالح: سر دا سے نه ده، په بل کښے خو نه وه۔ جی دروغ وائی او۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر(بلدیات): دا د یو کال مسئله وه نو د یو د پاره بیا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: بادشاہ صالح صاحب۔۔۔۔۔

جناب بادشاہ صالح: دا به کمیټئ ته اولیږئ، هغوی به۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر(بلدیات): د یو د پاره مسئله وه خو هغه اوشو۔

جناب سپیکر: بادشاه صالح خان، آنریبل منسټر صاحب۔

جناب بادشاہ صالح: جناب سپیکر صاحب۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: تاسو کیښنئ، یو منټ کیښنئ۔

(شور)

سینیئر وزیر(بلدیات): جناب سپیکر صاحب۔۔۔۔

جناب سپیکر: میں دیتاہوں، میں۔۔۔۔

(شور)

جناب سپیکر: آپ سارے بیٹھ جائیں، میں بات کرتاہوں جی۔ منسټر صاحب! چه تاسو څنګه خبره اوکړه نو Within two weeks په دے باندے کار شروع کړئ، دوه هفتو کښے د ننه به بادشاه صالح صاحب، په دے کار شروع وی۔

سینیئر وزیر(بلدیات): انشاءالله Within two weeks کښے به کار شروع شی۔

Mr. Speaker: Thank you very much.

خیبر پختونخوا کے امور سے متعلق پالیسی اصولوں کے مشاہدات اور ان پر عملدرآمد

جناب سپیکر: جو Principles of policy ہیں تو جناب ثاقب اللہ خان چمکنی اور جناب خوشدل خان، ڈپٹی سپیکر صاحب، اس میں پلیز آپ اپنی وہ شروع کریں۔ جناب ثاقب اللہ خان صاحب، فرسٹ۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: ډیره مهربانی۔ جناب سپیکرصاحب، دا Principles of policy چه دی، دا زمونږ د آئین او زمونږ د دے ملک یو روح دے او په دغے کښے سر که زه تاسو ته دا لږ اوو وایم، دیکښے دا خالی دے چه Observance and implementation تاسو جی که آرټیکل 29 کښے کلاز 3 که اووایئ سر، نو هغے کښے دا لیکی چه "a report on the observance and implementation of the Principle of Policy," Implementation ډیر ضروری دے۔ سر، بدقسمتی دا ده چه دا رپورټ هر کال مونږ ایوان ته پیش کوؤ او هغے کښے Substance نه وی جی، دا یو ډیر Superficial report وی جی چه هغے کښے هډو Substance شته دے نه جی، او د دے چه کوم وجه ده نو د دے Importance آئین کښے ورکړے شوے دے، هغه مونږ هډو Follow کوؤ نه جی۔ یو خو سر، تاسو که 09-2008 رپورټ اوګورئ او دے نه پس مخکښے هم چه څومره شوی دی، هغه رپورټونه ما سره دی نو دا تقریباً هم یو شے دے، Cut and paste خبره ده، چرته ورکښے لږ ډیر دا فرض شوی دی چه هغے کښے کوم طریقه کار ئے دے، چرته ئے رومن کښے ورکړی دی، چرته ئے Pedagogic سره، زه به یو Example درکړم جی، سر د دے 2009 رپورټ کښے که تاسو Page 80 ته راشئ نو په دغه کښے ئے لیکلی دی چه مونږ د سول ډیفنس، تاسو چه رومن اوګورئ "xvii) In district Peshawar, students and workers of the following institutions were given Civil Defence Training in various fields"، دیکښے سر دا لسټ د بیکن هاؤس دے، دیکښے خو وړومبے دا لسټ اوګورئ کنه جی، دیکښے اکثریت د پرائیویټ آرګنائزیشنز دے، پکار دا ده چه Implementation ګورنمنټ آرګنائزیشنز ته کیږی، ګورنمنټ سکولونه ته بنائی، نن سبا پرائیویټ سکول الوځوئ څوک نه جی، ګورنمنټ ئے کوی نو زمونږ کار دے چه Implementation اوکړو۔ سر، د 2008 رپورټ تاسو راواخلئ او-----

جناب سپیکر: یو منټ جی۔ ہمارے ایڈمنسٹریشن کی سٹینڈنگ کمیٹی کے چیئرمین کون ہیں؟

ایک آواز: محمد جاوید عباسی صاحب۔

جناب سپیکر: (جناب محمد جاوید عباسی، رکن اسمبلی سے) اس پر آپ جواب دے دیں گے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، 2008 رپورټ اوګورئ، د 2008 رپورټ کښے Page 67 را واخلئ چه کوم لسټونه دیکښے ورکړے شوی دی نو هم هغه لسټ بیا پیرا ګراف وائز ئے لیکلی دی، "Large Scale Civil Defence demonstration were arranged on the occasion of World Civil Defence Day" او بیا ئے لیکلی دی اسلامیه ګرلز کالج، بیا هغے کښے ئے لیکلی دی بیکن هاؤس، بیکن هاؤس سکول سسټم جمرود کیمپس، بیا پی اے ایف کالج، هم هغه څیزونه چه کوم هغے کښے دی خو هغے کښے رومن کښے ئے ورکړی دی او په دیکښے بل دغه تاسو ته زه بنایم جی، د دے Example ضرورت هم نشته دے جی خو دا زه څکه وایم چه دیکښے ایګریکلچر ډیپارټمنټ ته به راشو، ایګریکلچر ډیپارټمنټ-----

جناب سپیکر: Page کیا ہے، Page کونسا ہے؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، Page 3 دے۔

جناب سپیکر: Page ذرا Mention کیا کریں تاکہ-----

Mr. Saqibullah Khan Chamkani: Sir, page 3.

جناب سپیکر: یہ کتابیں آپ کو یا اپنے طور پر بھی ارسال کی گئی ہیں۔ سارے ہاؤس سے میری گزارش ہے----

(شور)

جناب سپیکر: دوئ ته ئے نه دی ورکړی؟

آوازیں: ورکړی دی، ورکړی دی۔

جناب سپیکر: تاسو ته ئے نه دی درکړی، آپ کو نہیں ملی ہیں یہ؟

ایک آواز: ورکړی دی۔

جناب سپیکر: یہ اتنی خوبصورت کتاب آپ کو نہیں ملی ہے؟

میاں افتخار حسین (وزیر اطلاعات): دا زمونږ کاپئ ملاؤ وے۔

جناب سپیکر: 6 دسمبر کے ایجنڈے میں آپ کو تقسیم کئے گئے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب-----

جناب سپیکر: آپ سے گھر میں رہ گئی ہیں۔

وزیراطلاعات: کاپئ ملاؤ دی خو دلته ئے دغه جدا دی۔

جناب سپیکر: او جی دا بنائسته ماشومانو ته ئے پریښودی دی۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، دا ډیره ضروری خبره ده، زه غواړم چه دا زما ورونړه د لړ غوندے مونږه ته دغه شی۔

جناب سپیکر: نه جی، دا اورو بالکل، زه اورم۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، دا تاسو اوګورئ، Page 3 ته راشئ، دا Sub clause (e) "make provision for securing just and humane conditions of work, ensuring that children and women are not employed in vocations unsuited to their age or sex, and for maternity benefits for women in employment" دا آرټیکل وائی، جواب کښے دوئ څه لیکی؟ "Printing of publication regarding anti-smoking were widely distributed and displayed amongst the sub offices as well as in the Administrative Agriculture Department" څه Relevance شته دے سره؟ Anti-smoking publications دی، داسے راځئ سر دے بل دغه ته اوګورئ جی-----

جناب سپیکر: یہ بات تو آپ ٹھیک کہتے ہیں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: Page 8 ته راشئ سر، Page 8 کښے لیکی سر، "Steps shall be taken to enable the muslims of Pakistan, individually and collectively, to order their lives in accordance with the fundamental principles and basic concepts of Islam, and to provide facilities whereby they may be enabled to understand the meaning of life according to the Holly Qur'an and Sunnah"۔ سر، بیا کانسټی ټیوشن اوګورئ سر، کانسټی ټیوشن کښے د آرټیکل 31 سره جی یو دوه Provisions دی، هغے کښے سر تاسو (1) 31 خو اوواییُ کنه جی؟ Explanation کښے تاسو (a), (b) (2) او (c) اوګورئ او بیا تاسو اوګورئ چه ډیپارټمنټ څه کړی دی؟ ډیپارټمنټ کړی دی چه مونږ ورته وئیلی وو چه جماعت کښے د غرمے مونځ کوئ، ټهیک شوه جی، بیا ورته وائی چه حج-----

جناب سپیکر: دا ولے د جمات نه علاوه بل ځائے هم کیږی څه؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، بل وائی چه حج او کړئ۔۔۔۔

جناب سپیکر: هں جی؟

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: حج کوئ، دا ئے هم ورته وئیلی دی چه تاسو حج کوئ او بیا دریم ئے ورته وئیلی دی چه بهئ مونږ مشرانو ته وئیلی دی چه تاسو لږ Honesty بنایئ نو سر، پکار دا ده چه په دغه کښے ډیپارټمنټ او خاصکر چه کوم Lower Staff دے چه د چا نه خلق په هور کښے ولاړ دی، پکار ده چه هغوی ته ئے وئیلی وے چه رشوت مه اخلئ، رشوت باندے څومره سیمینارز اوشو، دا خو نه ده چه حج ته لاړ شئ، د حج د پبلک سره څه کار دے؟ په چا به فرض وی په چا به نه وی خو رشوت چه دے هغه پکار ده چه په هغے باندے سیمینارز هم شوی دی، Irrelevant دے سر، دغسے تاسو چه دا څومره ګورئ کنه جی، زه به سر، که زه روان شمه کنه جی، جناب سپیکر صاحب، د 2008 او د 2009 به زه لږ غوندے دغه اخلمه ستاسو نه۔

جناب سپیکر: نه، دا Formal approval ګوره د دے خیز نه ورکوؤ د هاؤس نه، که تاسو سیریس نه یئ او د ګورنمنټ بنچز، خاصکر تاسو ته وایم که تاسو سیریس نه یئ د اوریدلو نو دا هاؤس ته د lay کولو خو بیا هډو ضرورت نشته۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، 2007، 2008 او د 2009 چه د کله نه دا پالیسی، د 1974 نه راواخلئ دا هم هغه شے دے، Superficial دے جی، د دے ډاکومنټ ډیر زیات اهمیت دے ځکه چه آئین کښے دے، دا Act of the Assembly چه دے دا قانون دے، دا آئین کښے دے او تاسو اوګورئ چه څومره رپورټونه دی، دا Superficial دی، Cut and Paste دے، طریقه ئے بیله کړی، لفظونه ئے بیل کړی، شے هم هغه دے۔ زه ریکویسټ دا کومه چه که تاسو وایئ زه شروع کیږم او Example درته وایمه دوه درے ګهنټے کښے زه به درته ټول اوښایم۔۔۔۔

جناب سپیکر: نه، هغے ته ضرورت نشته خیر دے۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: زما ریکویسټ دا دے چه تاسو رول 200 ته راشئ سر، په هغے کښے سب رول (3) ته راشئ، هغے کښے لیکلی دی، "The Assembly may, by a resolution, express its opinion or make any observation or recommendation on the report"، زه دا وایم چه دا Superficial report، دا رپورټ چه په دیکښے هډو څه شوی نه دی او جناب سپیکر صاحب، دا Tendency ختمول غواړی، ریزولیوشن پاس کول پکار دی چه هر کال د د Principles of policy د لاندے یو Step وی، زیات نه، د کتاب ډکولو ضرورت نه دے خو هر کال به مونږ ته Implementation بنائی چه بهئ دا شے وو، دا آئین وو، مونږ د هغے د پاره دا یو فلانے Step اوکړو او هغه Step باندے مونږه آګاهی حاصله کړله، د دے نه بغیر سر دا نه کیږی۔ زما ریکویسټ دا دے چه په دے Superficial reports باندے پیسے هم زیاتیږی، بس بیا د دا نه کوی۔ 19th Amendment دے، یو ریزولیوشن به پاس کړو چه دا ختم کړئ بالکل۔ ډیره مهربانی۔

Mr. Speaker: Thank you, ji. Janab Khushdil Khan Sahib, honourable Khushdil Khan Sahib.

جناب بادشاہ صالح: سر یو منټ۔

جناب سپیکر: او د ریږه دا Matter روان دے، بادشاه صالح صاحب! بیا وروستو۔

Mr. Khushdil Khan Advocate (Deputy Speaker): Thank you, Mr. Speaker. I would like to refer to the relevant provision of Article 29 sub clause (3) under which this is report submitted yearly.

Mr. Speaker: Article-----

Mr. Khushdil Khan Advocate: Twenty nine.

Mr. Speaker: Twenty nine.

Mr. Khushdil Khan Advocate: Sub clause (3) under which the government submits this report annually. "In respect of each year, the President in relation to the affairs of the Federation, and the Governor of each Province in relation to the affairs of his Province, shall cause to be prepared and laid before the National Assembly or, as the case may be, the Provincial Assembly, a report on the observance and implementation of the Principles of Policy, and provision shall be made in the rules of procedure of the National

Assembly or, as the case may be, the Provincial Assembly, for discussion on such report”

جناب عالی، اب انکے جو Principle of policy ہیں، وہ جو Relevant articles ہیں، 31 سے لیکر 40 تک ہے، اب یہاں ہماری مصیبت یہ ہے کہ یہاں ڈیپارٹمنٹ والے ہماری آنکھیں بند کر کے وہی Previous repeat کرتے ہیں، جس طرح ثاقب اللہ خان نے کہا کہ جو 2008 کی ہے، وہ بھی ایک چیز ہے، 2009 کی بھی، 2010 اور 2011 کی بھی، یہ نہیں کہا کہ یہ اس Provision میں کیا مانگتے ہیں Observance and implementation، ابھی جتنے Principles of policies ہیں، Equality ہے، Economy ہے یا جو بھی ہے، اسکی Implementation گورنمنٹ نے کیا کیا ہے؟ اب جسطرح اس میں کچھ بھی نہیں، جناب میں آپ کو۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اب آپ کہتے ہیں کہ Last year والی Same چیز دوبارہ Repeat کروائی گئی ہے۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: بس وہی Repeat کروائی ہے تو اب اس کا کیا مطلب ہے، اتنا زیادہ۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس میں بجائے کچھ نیا ڈالنے کے کچھ بھی نہیں کیا۔

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: نہیں جناب، یہ اس Provision کے خلاف ہے، یہ جو ہے نا یہ بالکل Totally Contradictory ہے، اس provision میں کیسی Implementation ہے، ہمیں بتادیں کہ انہوں نے کیا Implementation کیا ہے، کونسے Principles of policy انہوں نے Implement کئے ہوئے ہیں تو وہ یہاں بتادیں، ہاؤس کو بتادیں کہ ہم نے یہ کام کیا ہے؟ جسطرح ثاقب اللہ خان نے کہا تو میں بھی کہوں گا کہ یہ چیز کیوں، جسطرح انہوں نے کہا کہ آپ نماز پڑھیں، آپ حج کریں لیکن جو اصلی بات ہے، جو کمیشن لے رہے ہیں، جو رشوت لے رہے ہیں، ان کے بارے میں کچھ نہیں کیا، ہماری حکومت نے یا Previous حکومت نے کتنے، مطلب ہے اس مد میں کونسے کونسے سیمینارز کئے ہیں، کیا گورنمنٹ نے کوئی Step لیا ہے، کیا Implementation کیا ہے؟ کیونکہ اس میں تو یہ بھی آتا ہے کہ رشوت بند کردیں، اس میں تو یہ بھی ہے کہ کمیشن، ایک ٹینڈر جو کرتا ہے تو ٹھیکیدار سے XEN کتنے پیسے لیتا ہے یا مطلب ہے کہ وہ کتنے کام Show کریں؟ تو اس کیلئے گورنمنٹ نے کچھ کیا ہے؟ اب I would like to refer to page 3، اس پر آپ ملاحظہ فرمائیں، اب یہ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جواب دیا ہے۔ “Make technical and professional education generally available and higher education equally accessible to all on the basis

of merit"،اب اس کے ساتھ ایگریکلچر کا کیا کام ہے، یہ ایجوکیشن تو اپنا الگ ڈیپارٹمنٹ ہے، ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، ٹیکنیکل ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ ہے، یہ انکا کام ہے اور جواب میں یہ کیا کر رہے ہیں۔ "All efforts are made to attend to the public problems. All officers of the department have been stressed upon to make themselves accessible to the common men and ensure expeditious and en-expensive justice to all. جواب ان کا دیکھ لیں سر، A vigilance committee has been constituted in the department to eradicate corruption and maintain liaison with the Director, Anti-corruption Establishment Khyber Pakhtunkhwa and also take action for awarding punishment to corrupt officers"اب-----

جناب سپیکر: Vigilance committee ہے،ایسی کچھ Shape میں ہے؟

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: نہیں، انہوں نے کچھ کیا ہے؟ Sir , if in case a vigilance committee is in existence, what action they have taken Practically، انہوں نے کیا کچھ کیا ہے، کہاں تک کرپشن ختم کی اور کہاں پر کرپشن ہے اس کے ڈیپارٹمنٹ میں؟ اب دیکھیں سر، دوسری طرف آپ کے، اب یہاں پر ہے ایگریکلچر والے پہ "Remove illiteracy and provide free and compulsory secondary education within minimum possible period" اب It is the job of the Babaks` department, not the job of my elder brother کہ وہ سیکنڈری ایجوکیشن ہمیں دیں، اس کیلئے اپنا ڈیپارٹمنٹ ہے، اب وہ ڈیپارٹمنٹ جو ہے، انہوں نے کیا کیا؟ اب جناب، انہوں نے دوسری میں یہ کہا، یہ (e) میں آتے ہیں۔ "Reduce disparity in the income and earnings of individuals, including persons in the various classes of the service of Pakistan" اب جناب سپیکر، انہوں نے کیا Implementation کیا ہے، کیا Observance کیا ہے؟ ہماری اس اسمبلی نے ایک متفقہ قرارداد منظور کی ہے کہ رورل ایریاز اور اربن ایریاز میں ہاؤس رینٹ کا جو Difference ہے، اس کو ختم کیا جائے That resolution was accepted and adopted by this august House unanimously but that was not implemented.، چاہیئے تو یہ تھا کہ اس پر اس کی Implementation کر لیں کہ اس ہاؤس نے قرارداد پاس کی ہے کہ رورل ایریاز میں جو لوگ سروس کرتے ہیں اور جو اربن میں ہیں، ان کی

تنخواہوں میں جو تفریق ہے، وہ ختم کی جائے، وہ ختم نہیں کی گئی تو میری عرض یہ ہے کہ یہ Inprinciple جو رپورٹ ہے، یہ بالکل In-competent ہے، بالکل یہ غلط ہے اور مطلب ہے اس پر ایسے ہی پیسے ضائع ہو رہے ہیں، قوم کا بڑا خرچہ ہو رہا ہے اس پر، اس کو بند کیا جائے کیونکہ Provision، جس کا وہ ہو رہا ہے تو میری یہ عرض ہے کہ یہ رپورٹ جو ہے It is not admissible اور ہاؤس سے بھی میں ریکویسٹ کر لوں کہ اس کو Adopt نہ کرے بلکہ اس کو واپس بھیج دے ڈیپارٹمنٹ کو اور ان کو موقع دے کہ بھئی جو Spiri ہے، جو روح ہے اس Provision کی، اس کو اس کے مطابق کیا جائے۔ Thank you very much۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔ جی جناب جاوید عباسی صاحب! یہ آپ کی سٹینڈنگ کمیٹی کے Through آئی ہے، یہ کیا ہوا ہے؟

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر، یہ بالکل ایسا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ تو-----

جناب محمد جاوید عباسی: یہ میں عرض کر دوں جناب، ایک تو جو ہماری سٹینڈنگ کمیٹی ہے، نہ تو ان کو یہ-----

جناب سپیکر: یہ اتنی خوبصورت کتاب ہے اور اس خوبصورت کتاب پر بہت بڑا پیسہ خرچ کیا گیا ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: یہ جناب، بہت بڑی غلطی ہوئی ہے اور میں کہتا ہوں، بہت بڑا ظلم ہوا ہے، بہت بڑی زیادتی ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: تو کون پوچھے گا اس سے؟

جناب محمد جاوید عباسی: یہ کوئی نہیں پوچھتا، یہ پوچھنا اسمبلی کا کام ہے جناب سپیکر، پہلے تو یہ ہے کہ یہ اسٹیبلشمنٹ اینڈ ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کی بات ہے، یہ پہلے تو اسٹیبلشمنٹ والے بتائیں، دوسرا یہ جو ہماری کمیٹیاں ہیں جناب، یہ سٹینڈنگ کمیٹیاں ہیں، ان کی پاور کا ہمیں جو پتہ ہے، اس کے بارے میں، میں صرف اتنا کہوں گا کہ:

ے   بڑا شور سنا تھا ہاتھی کی دم کا   پکڑ کے کھینچا تو ایک رسی سی باندھی تھی

جناب سپیکر، ہمیں تو صرف یہ کمیٹیز، اس بات پر ایکشن لے سکتی ہیں کہ میں آپ کی توجہ جناب-----

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ جاوید عباسی صاحب! خود کو نہ چھوڑیں، یہ بات ایسی ہے کہ یہ اس اسمبلی کو کریڈٹ جاتا ہے، یہ بھی آپ سنیں It's a constitutional requirement۔

Mr. Muhammad Javed Abbasi: Yes Sir, this is right.

جناب سپیکر: لیکن گزشتہ پانچ سال میں اس میں بھی کبھی بحث نہیں ہوئی، یہ For the first time یہ دو ہمارے آنریبل ممبرز نے اس کو لے لیا اور ابھی آپ اس کمیٹی کے سٹینڈنگ چیئر مین ہیں۔

جناب محمد جاوید عباسی: نہیں سر یہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اس کو میرے خیال میں ہاؤس اگر اجازت دے گا تو۔

جناب محمد جاوید عباسی: ہمیں جب تک کوئی چیز ریفر نہیں ہو گی، جناب سپیکر، یہ میں آپ کی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، مجھے پتہ ہے۔

جناب محمد جاوید عباسی: آپ کی توجہ میں رول 156 کی طرف دلاتا ہوں کہ ہمارے اختیارات کیا ہیں ؟ اور یہ ہمیں اپنے اختیارات کا پتہ ہے۔ یا تو ڈیپارٹمنٹ ہمیں کوئی چیز بھیجے گا، اسمبلی کوئی چیز ہمیں ریفر کرے، جب اسمبلی ہمیں کوئی چیز ریفر کریگی جناب سپیکر، تو پھر ہم اس کو دیکھیں لیکن یہ اتنے زیادہ ڈیپارٹمنٹس ہیں کہ یہ حکومت کو سپیشل کمیٹی Constitute کرنی چاہیئے یا آپ کی سربراہی میں ہونی چاہیئے یا سینیئر منسٹر صاحب کی سربراہی میں ہونی چاہیئے، ہر پارٹی سے دو، دو آدمی لے کر تب اس پر بات کی جا سکتی ہے جناب سپیکر، یہ گورنمنٹ کے۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ثاقب اللہ خان! زہ ستاسو او د خوشدل خان صاحب دغه Appreciate کوم، ټول هاؤس د پاره تاسو یو نوے سټارټ واغستو، Thank you very much، دا ډیر ښه سټارټ مو واغستو، دا ډیره موده پس چرته وړومبے ځل وو چه دا پالیسیز ډسکس شو۔ میاں صاحب که څه پرے وئیل غواړئ ؟۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں افتخار صاحب، میاں افتخار حسین صاحب۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: جناب سپیکر صاحب، زه یو خبره کولے شم ؟

جناب سپیکر: ہاں۔

جناب ثاقب اللہ خان چمکنی: سر، که اجازت مو ماته راکړو۔

جناب سپیکر: بس ٹھیک ہے، جی آپ لوگوں نے اچھا سٹارٹ لے لیاThank you very much،
جاوید عباسی صاحب بعد میں بات کریں گے، The sitting is adjourned till 10:00 A.M of tomorrow morning, Thank you.

(اسمبلی کا اجلاس بروز جمعرات مورخہ 23دسمبر 2010ء صبح دس بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)